فصل ۱۹

حضرت فاطمہ زہراؑ

کی

احادیث

کلام و خطاب اور خطبہ

حافظ جلال الدین سیوطی کہتے ہیں!

حضرت فاطمہ زہراؑ سے جو احادیث بیان کی گئی ہیں. ان کی تعداد دس سے زیادہ نہیں ہے[۱]

حافظ بدخشانی کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ سے اٹھارہ حدیثیں اہلِ سنت کے یہاں بیان کی گئی ہیں۔

اس فصل میں وہ سب احادیث بیان کی جائینگی کہ جو شیعہ اور سنی دونوں فرقوں کے علماء نے بیان کی ہیں۔

حضرت فاطمہ زہراؑ فرماتی ہیں۔ وسیلہ کون ہے۔"

واحمدوا الذی لعظمتہ ونورہ یبتغی من فی السموات والارض الیہ الوسیلہ"

اس ذاتِ اقدس کے لیے ہر تعریف حمد و ثناء مخصوص ہے کہ جس کی عظمت اور نور تک پہونچنے کے لیے زمین اور آسمانوں کی تمام مخلوقات کو وسیلہ کی ضرورت ہے"

ونحن وسیلتہ فی خلقہ۔ ونحن خاصتہ ومحل قدسہ ونحن حجتہ فی غیبہ ونحن ورثۃ انبیائہ[۲]

اللہ کی مخلوقات میں ہم اس کا وسیلہ ہیں تمام مخلوقات کے لیے ہم وسیلہ الٰہی ہیں۔ ہم اس کے خاص بندے ہیں. مخصوص پرستار ہیں

---

[۱] الثغور الباسمہ فی حیات سیدتنا فاطمہ سیوطی ص ۵۲۔

[۲] شرح نہج البلاغہ ج ۱۶ ص ۲۱۱۔

اور اس نے ہماری طہارت فرمائی۔ اسکی تقدیس کا جلوہ دیکھنا ہو تو
وہ ہماری ذوات مقدسہ میں ملے گا۔ ہم ہی اس کی دلیل ہیں۔
اور ہم ہی انبیاء الٰہی کی میراث کے وارث ہیں۔"

حضرت فاطمہ زہراءؑ بخل کی مذمت اور سخاوت کی تعریف میں
فرماتی ہیں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہا! میری والدہ گرامی حضرت فاطمہ
زہراءؑ نے فرمایا! کہ مجھ سے حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا!

ایاکِ والبخل فانہ عاھۃ لاتکون فی کریم۔"
بخل و رزی سے دور رہو۔ یہ وہ عیب اور ننگ ہے کہ جو کریم کی
شان اور ذات کے لیے شائستہ نہیں ہے شریف اور کریم بخیل نہیں
ہو سکتا۔

حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا!

ایاکِ والبخل، والبخل فانہ شجرۃ فی النار"
بخل اور کنجوسی سے پرہیز کرو۔ یہ وہ درخت ہے کہ جو دوزخ میں
ہے اور اس کی شاخیں دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ اور جو بھی اس
درخت کی شاخوں میں خود کو لٹکائیگا وہ خود کو دوزخ میں پہونچا
ئے گا۔

حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا!

"وَعلیک بالسخاء" تمہارے واسطے یہ واجب ہے کہ سخاوت
کے جوہر دکھاؤ۔

"فاِنّ السخاء شجرۃ من شجر الجنۃ"

بیشک سخاوت جنت کا ایک درخت ہے اسکی شاخیں
بھی دنیا میں پھیلتی ہیں۔ اگر کسی شخص نے اس درخت کی کسی
شاخ کو تھام لیا تو وہ اسکو جنت تک پہونچا دے گی [1]

عالمِ غیب کی خبریں!

حضرت فاطمہ صغریٰ بنت الحسین علیہ السلام اپنے بابا جان کی زبانی
کہتی ہیں کہ انکی جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہراءؑ نے فرمایا کہ میرے بابا
جان حضرت رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا!

یُدفن من ولدی بشاطئ الفرات لو یبلغھم
الاولون ولو یدرکھم الآخرون۔" [2]
میرے سات فرزند شط الفرات کے کنارہ دفن کیے جائیں گے
ان کے فضائل اور مراتب اور بلند درجات میں سابقین اور
لاحقین میں کوئی مثل و نظیر نہیں ہوگا۔

شراب کی حرمت کے بارے میں فرمایا!

حضرت علیؑ کہتے ہیں! حضرت فاطمہ زہراءؑ نے بیان کیا کہ حضرت رسولِ خداؐ
نے فرمایا!

"یا ابیۃ ابیھا کل مسکر حرام وکل مسکر خمر"
اے پدر جان ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو چیز بھی نشہ آور ہو

---

[1] اھل البیت توفیق البوعلم ص ۱۳۰ - ۱۳۱

[2] اھل البیت توفیق البوعلم ص ۱۳۰ - ۱۳۱

"وہ خمر اور شراب ہے"۔

اس امت کے شریر لوگوں کے بارے میں فرمایا!

حضرت فاطمہ زہراءؑ بنت رسول اللہؐ نے فرمایا! کہ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا!

شرار امتی الذین غذوا بالنعیم، الذین یاکلون الوان الطعام، ویلبسون الوان الثیاب ویتشدقون فی الکلام [1]

میری امت میں سب سے بدترین وہ لوگ ہیں کہ جو طرح طرح کی نعمتوں میں صبح کو آنکھیں کھولتے ہیں۔ اور قسم قسم کے زنگین کھانے کھاتے ہیں۔ اور رنگین اور مختلف طرح کے لباس سے آراستہ رہتے ہیں۔ اور بغیر احتیاط کے بڑھ چڑھ کر باتیں کرتے ہیں۔

عورتوں کے لیے سب سے بہترین کیا چیز ہے!

حضرت فاطمہ زہراءؑ نے فرمایا! عورتوں کے لیے سب سے بہتر یہی ہے کہ لوگ انھیں نہ دیکھیں اور وہ لوگوں کو نہ دیکھیں [2]

حضرت علیؑ اور فاطمہ زہراءؑ کی فضیلت میں فرمایا!

حضرت رسولِ خداؐ نے اپنی نورِ نظر سے فرمایا کیا تم اس بات سے

[1] اھل البیتؑ، توفیق ابو علم ص ۱۳۰ - ۱۳۱

[2] حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۴۰

خوش نہیں کہ میں نے تمہاری شادی اس شخص کے ساتھ کی ہے کہ جو اپنے اسلام میں سب سے پہلا مسلمان ہے اور عظیم الشان عالم ہے۔ اور تم سیدۃ نساء عالمین ہو۔ جس طرح مریم اپنی قوم کی عورتوں کی سردار ہیں [1]

حضرت فاطمہ زہراءؑ پر سلام پڑھنے کا بے حد ثواب ہے۔

یزید بن عبد الملک النوفلی اور وہ اپنے والد اور جدِ بزرگ کی زبانی بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اہل بیتؑ کے گھر حاضر ہوا۔ تو حضرت فاطمہ نے مجھ کو سلام بھیجا میرے والد نے مجھ سے کہا! کہ میں نے حضرت فاطمہ زہراءؑ سے عرض کیا!

اے بیٹی رسولؐ کی جو تین روز تک آپ پر اور حضرت علیؑ پر سلام پڑھے۔ اسکو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائے گا۔ زندگی میں بھی اور رحلت کے بعد بھی [2]

[1] المناقب ابن مغازلی شافعی ص ۳۶۴۔

[2] مناقب ابن شہر آشوب ج ۳ ص ۳۶۵۔

حضرت رسول خداؐ فاطمہ زہراؑ سے اپنے راز کی باتیں کیا کرتے تھے

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں!

حضرت فاطمہ زہراؑ راستہ چل رہی تھیں۔ میں نے غور سے دیکھا تو ان کے چلنے کے وہی انداز ہیں کہ جو رسولِ خداؐ کے چلنے کے انداز ہوتے ہیں۔ میں نے کہا! مرحبا میری بیٹی آپ بالکل حضرت رسولِ خداؐ کی مانند راہ چلتی ہیں۔

حضرت رسولِ خداؐ فاطمہؑ کو کبھی دائیں جانب بٹھاتے اور کبھی بائیں سمت بٹھاتے۔ اور حضرت رسولِ خداؐ اپنے راز کی باتیں ان سے بیان کیا کرتے۔

ایک مرتبہ حضرت رسولِ خداؐ نے فاطمہ زہراؑ سے راز و نیاز کیا اور اس کے بعد فاطمہ زہراؑ نے رونا شروع کر دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا! حضرت رسولِ خداؐ نے تمہیں اپنے راز و نیاز کے لیے مخصوص کیا ہے اور تم روتی ہو؟

پھر حضرت رسولِ خداؐ نے کوئی دوسری راز کی بات کہی تو فاطمہ زہراؑ ہنسنے لگیں۔ عائشہ کہتی ہیں کہ اس سے قبل میں نے کبھی خوشی اور دکھ کو ملتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

میں نے فاطمہ زہراؑ سے دریافت کیا کہ ذرا بتاؤ تو سہی کہ حضرت رسولِ خداؐ نے تم سے کیا کہا تھا؟ فرمایا! میں ہرگز رسولِ خداؐ کے راز کو آشکار نہیں کروں گی۔

جب حضرت رسول اکرمؐ کی رحلت ہوگئی تو میں نے فاطمہ زہراؑ سے دریافت کیا اب تو وہ راز مجھ کو بتا دو۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا!

حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ یہ جبرئیلؑ ہیں یہ ہر سال قرآن مجید کو ایک مرتبہ میرے سامنے تلاوت کیا کرتے تھے۔ اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ قرآن مجید کی تلاوت کی ہے۔ اس سے مجھ کو اپنی رحلت اور انتقال کے آثار معلوم ہو رہے ہیں۔ اور تم میرے اہل بیتؑ میں پہلی ہستی ہو کہ جو مجھ سے ملاقات کرو گی۔ اور میں تمہارے واسطے بہترین سلف ہوں۔ اس خبر سے میں رنجیدہ ہوئی۔ اور رونے لگی۔ پھر حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا!

کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم اس امت کی تمام عورتوں کی سیدہ اور سردار ہو۔ حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا! میں اس خبر کو سنکر مسکرانے لگی۔

عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے کہا!

حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا!

الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء ھٰذہٖ الامۃ او نِسَاءِ المُؤمِنِیْنَ قَالَتْ: فَضَحِکْتُ لِذٰلِکَ

ل مسند احمد ج ص ۲۸۲ - و ۲۸۳

کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ اس امت کی عورتوں کی سیدہ
اور سردار ہو۔ یا مومنین کی سردار ہو۔ اور اس بات پر
وہ ہنسنے لگیں۔

عروہ بن زبیر کہتے ہیں: عائشہ نے کہا ہے کہ حضرت رسول خداؐ کا آخری وقت قریب آگیا تو حضرت فاطمہ زہراؑ سے راز و نیاز کی باتیں کیں اور فاطمہ زہراؑ رونے لگیں پھر کوئی اور بات رسولِ خداؐ نے ان سے کہی تو وہ ہنسنے لگیں۔

عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ زہراؑ سے اس راز کی بات کو دریافت کیا تو انہوں نے کہا: کہ حضرت رسولِ خداؐ نے اپنی رحلت کی خبر سے مجھ کو آگاہ کیا تو میں رونے لگی اور جب حضرت رسولِ خداؐ نے یہ فرمایا! کہ اہلِ بیتؑ میں سب سے پہلے میں حضرت سے ملاقات کروگی تو مجھ کو اس خبر سے خوشی حاصل ہوئی۔ اور میں ہنسنے لگی۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا!

"حسنؑ میرے بابا جانؐ کی شبیہ ہیں۔ اور وہ اپنے نانا جان سے مشابہ ہیں"

مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے خارج ہوتے وقت حضرت رسولؐ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

حضرت فاطمہ صغریٰ کہتی ہیں!

میری جدۂ ماجدہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا!

حضرت رسولِ خداؐ جب مسجد میں داخل ہوا کرتے تو درود شریف پڑھا کرتے۔ اور فرماتے۔

"اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب
رحمتک

اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو درود شریف پڑھتے اور یہ دعا پڑھا کرتے۔

اللھم اغفرلی ذنوبی، وافتح لی ابواب فضلک [1]

حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا! اولاد فاطمہ میری اولاد ہے"۔ حضرت فاطمہ زہراؑ ناقل ہیں کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا! ہر فرزند کو اس کے والدین سے منسوب کرتے ہیں۔

اور فاطمہؑ کے فرزند۔ میری ذات سے منسوب ہیں۔ وہ میرے فرزند ہیں۔

اہل بیتؑ کے گھر کھانے پینے کی اشیاء کی قلت!

حضرت فاطمہ زہراؑ بیان کرتی ہیں!

میں ایک روز حضرت رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے سلام عرض کیا اور مزاج پرسی کے بعد عرض کیا اے خدا کے رسولؐ ہمارے گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اور پانچ وقت سے ہمارے دہن میں کوئی کھانے کی چیز نہیں پہونچی ہے۔ ہمارے پاس نہ گوسفند ہے نہ اونٹ ہے۔ اور کھانے پینے کی بھی چیزیں نہیں ہیں۔

حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا! نور نظر ذرا قریب آؤ اور اپنے ہاتھ

---

[1] اہل البیت توفیق ابوعلم ص ۱۲۹ - ۱۳۱

کولاؤ۔ اور حضورؐ نے پیراہن ہٹایا تو دیکھا کہ حضرتؑ کے شکمِ مبارک سے پتھر بندھا ہے یہ دیکھ کر فاطمہؑ نے ایک آہ بھری اور فرمایا! آلِ محمدؐ کے گھروں میں ایک ماہ سے آگ نہیں جلی ہے۔

حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا!

تمہارے شوہر کی بڑی شان ہے۔ اور ان کا مرتبہ بلند ہے انہوں نے میری رسالت کا بار اپنے دوش پر اس وقت اٹھایا کہ جب ان کی عمر بارہ سال کی تھی۔ اور وہ جب سولہ ۱۶ سال کے ہوئے تو اپنی شجاعت کے جوہر دکھائے اور وہ انیس ۱۹ سال کے ہوئے تو انہوں نے بڑے بڑے پہلوانوں کو واصلِ جہنم کیا۔ اور جب وہ بیس سال کے ہوئے تو انہوں نے میرے سارے رنج و غم دور کر دیئے۔ اور وہ جب بائیس سال کے ہوئے تو دروازۂ خیبر کو فضاء میں معلق کر دیا جبکہ اس دروازہ کو پچاس آدمی نہیں ہلا سکتے تھے۔

حضرت فاطمہؑ کا چہرۂ انور خوشی سے بشاش ہوگیا۔ اب گھر تشریف لائیں تو ان کے چہرۂ انور کے نور سے گھر روشن ہوگیا۔

حضرت علی نے کہا! اے بنت رسول اللہؐ جب آپ اپنے باباجان کی خدمت میں گئی تھیں تو آپ کا چہرہ کمہلایا ہوا تھا اور آپ واپس آئیں تو روئے اقدس درخشاں ہے۔ اور بشاش ہیں۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا! باباجانؐ نے آپ کے فضائل بیان کیے تو انہیں سنکر خوش ہوگئی اور یہ خوشی کے آثار ہیں۔

اسماء بنت عمیس ناقل ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ بنت رسول اللہؐ نے فرمایا! ایک روز حضرت رسولِ خداؐ ہمارے گھر تشریف لائے۔

اور فرمایا! میرے فرزند حسن اور حسینؑ کہاں ہیں میں نے عرض کیا باباجان ہمارا دن نکلا اس طرح کہ ہمارے گھر میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں تھی۔ اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کیا۔ علی نے کہا! میں حسن اور حسینؑ کو باہر لیجاتا ہوں۔ ورنہ یہ تمہارے سامنے اپنی بھوک کی شکایت کریں گے اور بھوک سے روئیں گے۔ وہ انھیں لے کر یہودی کی طرف گئے ہیں۔ یہ سنکر حضرت رسولِ خداؐ ان کے پاس پہونچے۔ دیکھا تواسے کھیل رہے ہیں۔ حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا! علی! دھوپ تیز ہونے سے قبل فرزندوں کو گھر کیوں نہیں پہونچا دیتے؟

علی نے عرض کیا! اے خدا کے رسولؐ ہمارے گھر میں صبح ہی سے کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں تھی۔ اب اے خدا کے رسولؐ اگر آپ یہاں تھوڑی دیر بیٹھیں تو میں فاطمہ زہراؑ کے لیے کچھ خرمے جمع کر لیتا ہوں

حضرت رسولِ خداؐ وہاں بیٹھ گئے۔ اور علیؑ یہودی کے باغ میں پانی دے رہے تھے اور ایک ڈول پانی کھینچنے کی اجرت خرمہ کا ایک دانہ تھی۔ علیؑ نے اس قدر پانی کھینچا کہ اچھے خاصے خرمے جمع ہوگئے۔ ان خرموں کو میرے باباجان اور علیؑ گھر لیکر آئے [1]

حضرت رسولِ خداؐ کے اوصاف اور صفات کی میراث!

حضرت فاطمہ زہراؑ کہتی ہیں! کہ میں نے باباجان کی خدمت میں عرض کیا! اے خدا کے رسولؐ! میرے بیٹوں حسن اور حسینؑ کو کچھ عطاء فرمائیں!

---

[1] اہل البیت توفیق ابو علم ص ۱۳۵۔

حضرت رسولِ خدا ص نے فرمایا حسن کے لیے سرداری اور حلم ہے اور حسین کے لیے بخشش اور رحمت ہے۔

اور دوسری حدیث میں ہے!

اس بڑے فرزند کو سرداری اور حلم و بردباری ہے اور چھوٹے فرزند کے لیے میری جرأت اور سخاوت ہے اور محبت اور رضا اور خوشنودی بھی ہے۔

محمد بن عمر الکناسی ناقل ہیں کہ جعفر بن محمد نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین کی زبانی بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ فاطمہ صغریٰ نے بیان کیا کہ ان سے حضرت امام حسین ع نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہرا ع نے فرمایا!

حضرت رسولِ خدا ص ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا! اللہ تعالیٰ تم سب پر فخر و مباہات کرتا ہے۔ تمہارے لیے اس نے مغفرتِ عامہ قرار دی ہے اور علی کی خاطر مغفرت خاصہ عطا فرمائی۔ میں تمہاری طرف اللہ کا فرستادہ ہوں۔ یہ حضرت جبرئیل ہیں اور یہ کہتے ہیں!

ان السعید، کل السعید، حق السعید، من احبّ علیاً فی حیاتی وبعد وفاتی۔ [1]

بیشک سعادت مند کامل طور پر سعادت مند، اور سعادت مندی کا جو حق ہے۔ وہ سعید ہے کہ جو میری زندگی میں اور میری رحلت کے بعد بھی بس علی کا رہے علی ع ہی سے محبت کرے اور علی اس کا

۱۔ اسنی المطالب۔ شمس الدین الجزری ص ۶۶

محبوب ہو۔

حدیث منزلت اور ولایت!

بکر بن احمد القصری کہتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا حضرت فاطمہ بنت علی بن موسی الرضا ع اور انہوں نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی فاطمہ و زینب اور ام کلثوم بنات موسیٰ بن جعفر ع انہوں نے کہا۔ کہ ہم سے حضرت فاطمہ بنت جعفر صادق ع نے کہا۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھ سے فاطمہ بنت محمد بن علی نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے فاطمہ بنت علی نے بیان کیا۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھ سے فاطمہ اور سکینہ بنت الحسین ع نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے حضرت ام کلثوم بنت فاطمہ بنت محمد ص نے فرمایا! وہ کہتی ہیں کہ ہم سے ہماری مادرِ گرامی فاطمہ زہرا ع بنتِ محمد رسول اللہ ص نے فرمایا! مسلمان حضرت رسولِ خدا ص کی حدیثوں کو بھول گئے۔

حضرت رسولِ خدا ص نے فرمایا: من کنت مولاہ فعلی مولاہ

جس کا میں مولا ہوں یہ علی ع اس کے مولا ہیں۔

اور یہ حدیث!

یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ [1]

اے علی تمہاری مجھ سے وہی نسبت اور منزلت ہے کہ جو ہارون کو حضرت موسیٰ ع سے تھی۔

۱۔ اسنی المطالب۔ شمس الدین الجزری ص ۵۰

حضرت رسول خداؐ کی فاطمہ زہراؑ سے شفقت پدری

حضرت فاطمہ زہراؑ کہتی ہیں!

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اے ایمان والو! جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارا کرتے ہو اس طرح رسول خداؐ کو مت پکارا کرو۔" لے

حضرت فاطمہ کہتی ہیں کہ اس آیت کے بعد میں نے تہیہ کر لیا کہ اب بابا جان کو ہمیشہ رسول اللہؐ کہہ کر بات کروں گی۔

حضرت رسولِ خداؐ میرے گھر آئے اور فرمایا، نورِ نظر یہ حکم تمہارے اور تمہارے اہل کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ آیت تو جفا کاروں مغرور اور متکبر لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ تم ہمیشہ مجھ کو بابا جان ہی کہو گی۔ نورِ نظر یہ وہ لفظ ہے کہ جس کو دل چاہتا اور پسند کرتا ہے، تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ اور اسی لفظ سے پروردگار خوشنود ہوتا ہے۔ اس کے بعد رسولِ خداؐ نے میری پیشانی کا بوسہ لیا اور میرے سر پر دستِ شفقت سے نوازش فرمائی۔ ۲ے

لے النور۔ ۶۳۔

۲ے المناقب ابن مغازلی ص۔ ۳۶۴۔

حضرت فاطمہ کا غضب خدا کا غضب ہے

ابوبکر اور عمر نے حضرت فاطمہ زہراؑ کے گھر کو آگ لگائی۔ اور عمر نے گھر میں آگ لگانے کے بعد حضرت فاطمہ زہراؑ کی پشت پر تازیانے۔ دُرّے اور لاتیں ماریں۔ حضرت فاطمہ زہراؑ ہمیشہ ان دونوں پر لعن اور نفرین کیا کرتیں۔ مسلمانوں کو جب یہ معلوم ہوا کہ رسول زادی دونوں شیخوں سے ناراض اور غضبناک ہیں تو انھوں نے حکومت کے خلاف رائے عامہ کو ہموار کر لیا۔ اربابِ اقتدار کو سیاسی حالات سے بیحد تشویش ہوئی۔ اور انہوں نے اپنے اقتدار کی بحالی اور استحکام کی خاطر حضرت فاطمہ زہراؑ سے معافی کی درخواست کی کہ خدا اور رسولِ خداؐ کے واسطے سے ہمارے ڈھائے ہوئے مظالم کو بھول جائیں۔

ابوبکر اور عمر دونوں حضرت فاطمہ کے اسی دروازہ پر آگئے کہ جس کو ابھی دو روز پہلے آگ لگا کر گئے تھے۔ اور اپنی بات کا آغاز سلام کے ذریعہ کرتے ہیں۔

اب حضرت فاطمہ زہراؑ نے انھیں جواب سلام کے بھی لائق نہیں سمجھا۔ اور ان کے سلام کا جواب تک نہیں دیا۔ اس پر دونوں نے حضرت رسولِ خداؐ کا واسطہ دیا کہ ہم سے کوئی کلام کریں۔ اس وقت حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا! میں تم سے دریافت کرتی ہوں کہ خدا کو گواہ اور حاضر و ناظر جانکر یہ بتاؤ "کیا تم نے حضرت رسولِ خدا کی یہ حدیث سنی ہے۔؟

کہ حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا!

رضا فاطمۃ من رضائی وسخط فاطمۃ من
سخطی، فمن احبّ فاطمۃ ابنتی فقد احبّنی
ومن ارضی فاطمۃ فقد ارضانی ومن اسخط فاطمۃ
فقد اسخطنی۔

فاطمہ کی خوشنودی میری خوشنودی ہے۔ فاطمہ کا غضب میرا غضب ہے۔ جس نے فاطمہ سے محبت اور مودت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے فاطمہ کو خوش کیا اس نے مجھ کو خوش کیا۔ اور جس نے فاطمہ کو ناراض کیا اس نے مجھ کو ناراض کیا؟

دونوں نے اقرار کیا! ہم کو اچھی طرح یاد ہے حضرت رسولِ خداؐ نے بیشک یہ ارشاد فرمایا! اور ہم نے خود اپنے کانوں سے رسولِ خداؐ کی زبانی یہ حدیث سنی ہے۔ مگر آپ ہمکو معاف کر دیں۔

اس وقت حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کو گواہ قرار دے کر یہ اعلان کرتی ہوں کہ تم دونوں نے مجھ کو غضبناک کیا ہے اور تم نے مجھکو بے حد دکھ پہونچائے ہیں اور جب میں حضرت رسول خداؐ کی زیارت کروں گی اور حضرت رسول خداؐ سے میں ملاقات کروں گی تو میں آں حضرتؐ کی خدمت میں تمہاری شکایت کروں گی۔ [لہ]

حضرت فاطمہ زہراؑ عبادت میں اخلاص کے بارے میں بیان فرماتی ہیں!

لہ امامت والسیاست ابن قتیبہ ص ۱۴ طبع مصر۔

جو شخص اپنی خالص عبادت کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے حق میں افضل ترین مصلحت کو نازل فرماتا ہے [لہ]

حدیث زلزلہ!

ہارون بن خارجہ ناقل ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا! ابوبکر کے خلیفہ بنتے ہی مدینہ میں شدید زلزلہ آیا تو لوگ ابوبکر اور عمر کی طرف پناہ لینے کے لیے دوڑے۔ وہاں پہونچے تو دیکھا کہ وہ دونوں حضرت علیؑ کی خدمت میں بھاگے ہوئے جا رہے ہیں۔ اب لوگ بھی انکی پیروی کرتے ہوئے حضرت علیؑ کی خدمت میں پہونچے حضرت علیؑ ان کے قریب پہونچے اور انہوں نے حضرت علی سے فریاد کی۔ حضرت علیؑ ایک پہاڑی کی طرف گئے اور مدینہ والے ان کے پیچھے پیچھے ہیں۔ وہاں علیؑ بیٹھ گئے۔ اور دوسرے لوگ بھی بیٹھ گئے۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ مدینہ کی دیواریں اور مکانات زلزلہ سے کانپ رہے تھے۔ حضرت علیؑ نے ان سے فرمایا لگتا ہے کہ تمہاری ہلاکت قریب ہے۔ جو اس طرح سے ڈر رہے ہو؟

انہوں نے کہا۔ اے علیؑ ہم نے اس طرح کا شدید زلزلہ اپنی زندگی میں نہ دیکھا ہے اور نہ ہی سنا ہے یہ بیحد ہولناک زلزلہ ہے۔

حضرت فاطمہ زہراؑ فرماتی ہیں کہ علیؑ نے اپنے لبوں کو جنبش دی اور زمین پر اپنے ہاتھ مارے اور فرمایا کیا ہوا تجھکو؟ بس ساکت ہو جا۔

لہ بحار ج ۱۷ ص ۱۸۴ —

زمین ساکت ہوگئی۔ لوگوں نے حضرت علیؑ کے اس معجزہ پر تعجب کیا جب حضرت علیؑ گھر سے باہر نکلے تھے تو ان سے فرما دیا تھا کہ تم میرے کام پر تعجب ضرور کرو گے۔

اور اب دیکھو تم اس معجزہ پر تعجب کر رہے ہو۔ مدینہ والوں نے کہا۔ ہاں علیؑ یہ تمہارا کام ہی تعجب کا ہے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: میں وہ آدمی ہوں کہ جس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا!

اذا زلزلت الارض زلزالها۔ واخرجت الارض اثقالها۔ وقال الانسان مالها"

میں وہی انسان ہوں کہ جو زمین کو حکم دیتا ہوں کہ تجھکو کیا ہوا ہے

یومئذٍ تحدث اخبارها"۔ اور آج وہی اپنے اخبار اور خبریں مجھ سے بیان کرتی ہے"

حضرت علیؑ کے فضائل میں فرمایا!

حضرت زینب بنت فاطمہ زہراؑ کہتی ہیں کہ میری مادر گرامی حضرت فاطمہ زہراؑ نے کہا! کہ حضرت رسولِ خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا!

اما انک یا علیؑ وشیعتک فی الجنة"۔ [۲]

بیشک اے علی تم اور تمہارے شیعہ جنت میں ہیں،

---

۱ دلائل الامامت ص ۱

۲ دلائل الامامت ص ۲ - ۳ - احقاق الحق ج ۷ ص ۳۰۷ —

حضرت رسول خداؐ کی اہل بیت کے حق میں دعا!

حضرت فاطمہ زہراؑ ناقل ہیں کہ میں حضرت رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو حضرت رسولِ خداؐ نے ایک کپڑا پھیلایا اور مجھ کو بیٹھنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد حسنؑ آگئے اور انہیں حکم دیا کہ اپنی مادر گرامی کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ پھر حسینؑ آئے۔ اور انہیں حکم دیا کہ اپنی مادر گرامی اور بھائی جان کے پاس بیٹھ جاؤ۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین علیؑ آئے اور حضرت رسول خداؐ نے انہیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد اس کپڑے کے سروں کو ملایا اور فرمایا!

اللهم هم منی وانا منهم، اللهم ارض عنهم

کما انی عنهم راض [۱]

حضرت رسول خداؐ نے حسنینؑ کو اپنی میراث عطا فرمائی!

زینب بنت ابی رافع کہتی ہیں: حضرت فاطمہ زہراؑ آغوش میں حسنؑ اور حسینؑ کو لیے تھیں۔ اور رسولِ خداؐ کی رحلت سے پہلے عرض کیا، اے رسول اللہ صلعم یہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں انہیں کچھ عطا فرمائیں۔

حضرت سرورِ دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا!

"اما الحسن فله هيبتي وسوددي واما الحسين فله جرأتي وجودي"

---

۱ دلائل الامامت ص ۲ - ۳ -

حسنؑ کے لیے میری ہیبت اور سرداری ہے، اور حسین کے لیے میری جرأت اور جود وسخاوت ہے [۱]

حضرت فاطمہ زہراؑ نے ایک ضعیفہ کی مدد فرمائی!

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام بیان فرماتے ہیں۔ کہ حضرت فاطمہ زہراؑ بنتِ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا!

دین کے بارے میں دو عورتیں آپس میں جھگڑتی ہوئی ان کے پاس آئیں۔ ان میں ایک دشمن تھی اور دوسری مومنہ تھی۔ حضرت فاطمہؑ نے دلیل اور برہان کے ذریعہ مومنہ کی اس کے دشمن کے خلاف مدد کی۔ اور وہ بہت خوش تھی۔ حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا کہ تیری مدد کرنے سے ملائکہ الٰہی اور فرشتگان مقرب خوش ہیں اور تجھ سے بڑھکر ملائکہ خوشی منا رہے ہیں۔ اور شیطان اس دوسری عورت کی شکست پر اس سے بھی بڑھکر سوگوار اور رنجیدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں سے فرمایا۔ فاطمہ زہراؑ نے اس بیچاری کمزور عورت کی مدد کی ہے۔ تو فاطمہ کی خوشنودی کی خاطر۔ اس عورت کی ہزار ہزار کمزوریاں دور کر دو۔ اور اس سال کو ان لوگوں کے واسطے قرار دے دو کہ جو بیچاروں اور کمزوروں کی مدد کریں گے اور وہ ان کی مدد کے نتیجہ میں اپنے دشمن پر غالب ہونگے۔ تو ان کے واسطے ایک ہزار ہزار وہ نعمتیں قرار دو کہ جو جنت میں ان کے واسطے آمادہ ہیں۔

---

[۱] دلائل الامامت ص ۳-۲ [۲] البحار ج ۲ ص ۸ ـ

حضرت زہراؑ پر درود وسلام پڑھنے کا ثواب!

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا، کہ حضرت رسولِ خداؐ نے ان سے ارشاد فرمایا!

یا فاطمۃ من صلّٰی علیک غفر اللّٰہ لہٗ والحقہ بی حیث کنت من الجنۃ [۱]

اے فاطمہ جو بھی تم پر صلوٰۃ وسلام پڑھیگا اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرمائے گا۔ اور اس کو مجھ سے ملحق کر دے گا جنت میں جہاں بھی میں جاؤں گا وہ میرے ساتھ ہوگا۔"

علماء کی فضیلت!

حضرت ابو محمد امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں۔ ایک عورت حضرت الصدیقۃ الطاہرہ فاطمہ زہراؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے دخترِ رسول اللہؐ میری بوڑھی ماں ہے اور نماز کے بارے میں وہ شک کرتی ہے۔ میری والدہ نے مجھکو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ آپ سے کچھ مسئلے دریافت کروں۔ حضرت فاطمہ زہراؑ نے ایک مسئلہ کا جواب دیا تو پھر اس نے دوسرا اور تیسرا اور اسی طرح دس مسئلے دریافت کر لیے اور اب زیادہ مسائل پر اس نے اپنی طرف سے شرمندگی کا اظہار کیا۔ اور کہا اب میں آپ کو زیادہ زحمت

---

[۱] کشف الغمہ ج ۱ ص ۴۷۲

نہیں دینا چاہتی۔

حضرت فاطمہ زہرا ع نے فرمایا نہیں کوئی زحمت نہیں ہے بلکہ مسرت ہے اور جو بھی تمہارے مسائل ہیں وہ سب بیان کر دو۔

حضرت نے فرمایا کوئی شخص بھاری وزن لے جا رہا ہو اور اسی وزن پر اس کے واسطے ایک لاکھ دینار کا وزن اور بڑھا دو تو وہ اس بار کے اٹھانے میں اپنی طرف سے کسی طرح کی کراہت کا اظہار نہیں کرے گا۔

اسی طرح تمہارے ہر مسئلہ کے بارے میں اللہ کی بارگاہ میں جو اجر و ثواب ملے گا۔ وہ زمین سے آسمان تک کی فضا موتیوں سے بھر جانے سے بھی زیادہ ہوگا۔

میرے بابا جان حضرت رسول خدا ص نے ارشاد فرمایا!

ہمارے شیعہ علماء روز محشر جب آئیں گے تو انھیں فضل و کرامتوں کی خلعتیں اسی قدر بخشی جائیں گی کہ جس قدر انہوں نے علوم آل محمد ص کے حاصل کرنے میں اور لوگوں کی ہدایت و رہنمائی میں کوشش کی ہوگی ایک ایک کام کے لیے ہزار ہزار نور کے حُلّے انھیں عطا کیے جائیں گے۔

اور ہمارے پروردگار کا منادی ندا دے گا اے وہ لوگ کہ جنہوں نے آل محمد ص کے یتیموں کی کفالت اور سرپرستی کی ہے اور جب وہ شفقت پدری سے محروم ہو گئے تھے تو انکی روزی فراہم کرنے میں ان کی مدد کی ہے۔ اب دیکھو یہ تمہارے شاگرد اور وہ یتیم ہیں کہ جن کی تم نے کفالت کی تھی اور انکی روزی فراہم کرنے کا اجر و ثواب یہ ہے کہ دنیا میں انھیں علوم کی خلعتیں عطا کی گئیں اور ان یتیموں کو بھی اسی

حساب سے خلعتیں عطا کی جائیں گی کہ جس قدر انہوں نے علوم حاصل کیے ہیں۔ ان یتیموں میں ہر ایک پر ایک لاکھ سے زیادہ خلعتیں ہونگی پھر یہ یتیم ان حضرات کو خلعتیں پہنائیں گے کہ جنہوں نے انکو علوم سے آراستہ کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جن علماء نے ان یتیموں کی تعلیم و تربیت میں کوشش کی ہے انھیں خلعتوں سے آراستہ کیا جائے۔ اور ان کی خلعتیں دو برابر ہونگی۔

حضرت فاطمہ زہرا ع نے فرمایا!

اے کنیز خدا تمہارا ہر مسئلہ ان خلعتوں سے بھی بہتر ہے اور جس چیز پر بھی سورج کی دھوپ پڑتی ہے تمہارے ہر مسئلہ کے جواب کا اجر و ثواب اس سے بھی زیادہ ہے۔ ۱؎

۱؎ البحار ج ۲ ص ۳ —

حضرت فاطمہ زہراءؑ کی خدمت میں
جنت سے حوروں کا آنا !

عبداللہ بن سلمان الفارسی اپنے والد ماجد
کی زبانی بیان کرتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ حضرت رسولِ خداؐ کی رحلت کے دس روز کے بعد میں حضرت علیؑ کی خدمت میں پہونچا تو حضرت نے فرمایا! اے سلمان حضرت رسول خداؐ کی رحلت کے بعد ہم پر لوگوں نے جفا کی اور تم بھی ہمارے پاس نہیں آئے۔

میں نے عرض کیا اے میرے حبیب ابوالحسن آپ پر کون جفا کرسکتا ہے؟

آقا آپ تو جانتے ہیں کہ حضرت رسولِ خداؐ کی جدائی اور فراق کا غم بہت سخت تھا۔ اور اسی غم نے کہیں باہر نہیں جانے دیا۔ اور اسی وجہ سے آپکی زیارت سے بھی محروم رہا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا! آؤ سلمان بنتِ رسول خدا فاطمہ زہراءؑ کو تمہارا انتظار ہے۔ وہ تمہیں کوئی تحفہ دینا چاہتی ہیں۔ اور وہ بہشتی تحفہ ہے۔

میں نے عرض کیا! آقا کیا رسولِ خداؐ کی رحلت کے بعد جنت سے کوئی چیز آئی ہے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا! ہاں کل کچھ آیا ہے سلمان فارسی کہتے ہیں۔ بڑی بے تابی کے ساتھ حضرت فاطمہ زہراءؑ کے دروازہ پر پہونچا اور اہلِ بیت کو سلام کیا۔

مخدومہ کونین نے فرمایا! اے سلمان حضرت رسولِ خداؐ کی

کی وفات کے بعد تم نے بھی ہمکو فراموش کر دیا۔ میں نے عرض کیا اے سیدہ کونین میں کہاں آپ حضرات کو فراموش کر سکتا ہوں ؟

حضرت فاطمہ زہراءؑ نے فرمایا۔ آپ تشریف رکھیں۔ اے صحابی رسول خدا اور میری بات کو غور سے سماعت کریں۔

میں کل اس جگہ بیٹھی ہوئی تھی اور دروازہ بند تھا۔ اور میں وحی کے بند ہو جانے۔ فرشتوں کی آمد و رفت کے منقطع ہونے کے بارے میں غور و فکر کر رہی تھی۔ کہ ہمارے گھر کی رونق کہاں گئی ؟ کہ ایک مرتبہ خود بخود دروازہ کھل گیا۔ اور بے حد خوبصورت حسین وجمیل تین عورتیں گھر میں داخل ہوئیں۔ میں انکی شکل وصورت کو دیکھ کر تعجب کر رہی تھی کہ یہ آخر ہیں کون کہ جنھیں میں نہیں پہچانتی ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ مکہ کی رہنے والی ہو یا اہل مدینہ ہو۔؟

انہوں نے کہا اے دخترِ رسولؐ ہم اہل مکہ بھی نہیں ہیں اور مدینہ کی رہنے والی بھی نہیں ہیں۔ ہمارا زمین سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم دارالسلام کی حورالعین ہیں۔ پروردگار منان نے اے دخترِ رسولؐ ہمکو تمہاری خدمت میں بھیجا ہے۔ ہمیں آپکی زیارت کا بڑا اشتیاق تھا میں نے ان میں جو سب سے زیادہ بڑی معلوم ہو رہی تھی اس کا نام دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میرا نام مقدودہ ہے۔ میں نے کہا کہ مقدودہ کیوں تمہارا نام رکھا گیا ؟

اس نے کہا کہ مجھکو صحابی رسول اللہؐ مقداد بن اسود کندی کے لیے خلق کیا گیا ہے۔

دوسری حور سے دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہے اس نے کہا میرا نام

ذرّہ ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ ذرّہ کس لیے تمہارا نام رکھا گیا؟ اس نے کہا کہ میں صحابی رسول خدا ابوذر کے لیے خلق کی گئی ہوں۔

پھر میں نے تیسری حور سے اس کا نام دریافت کیا۔ تو اس نے کہا میرا نام سلمٰی ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ سلمٰی تمہارا نام کیوں رکھا گیا؟

تو اس نے جواب دیا کہ میں آپ کے والد ماجد رسولِ خدا کے غلام سلمان فارسی کے لیے ہوں۔

پھر انہوں نے سفید رنگ مشک اذفر سے معطر شیرمال اور خرمے نکالے اور مجھ سے فرمایا! اے سلمان ان سے اپنا روزہ افطار کرنا۔

میں نے وہ تبرک لیا اور اصحاب رسولِ خدا کے سامنے سے گزرا تو انہوں نے کہا اے سلمان کیا تمہارے پاس مشک اذفر ہے؟ میں نے کہا۔ ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ اور جب افطار کا وقت ہوا تو میں نے ان خرموں سے افطار کیا اور دیکھا کہ خرموں میں گٹھلی نہیں ہے۔

سلمان فارسی کہتے ہیں!

کہ دوسرے روز پھر میں اہل بیت کے گھر گیا اور عرض کیا! اے مخدومہ کونین ان خرموں میں گٹھلی نہیں تھی۔

حضرت فاطمہ زہرا نے فرمایا! ہاں سلمان ان میں گٹھلی کہاں ہوتی وہ دارالسلام کے خرمے تھے [1]

---

[1] البحار ج ۴۳ ص ۶۶-۶۷

حضرت علی خانہ نشین ہو گئے!

محمود بن لبید ناقل ہیں! حضرت رسول خدا کی رحلت کے بعد فاطمہ زہرا شہداء اور حضرت سید الشہداء حمزہ کے مزاروں پر جاتیں اور وہاں گریہ و زاری کرتیں۔ محمود کہتے ہیں کہ میں ایک روز حضرت حمزہ کی زیارت کے لیے ان کے مزار پر گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہرا رو رہی ہیں اور آہ و زاری کرتی ہیں۔ میں نے عرض کیا اے مخدومہ کونین صبر کریں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

میں نے آنحضرت فاطمہ زہرا کی خدمت میں سلام و درود پیش کیے۔ اور عرض کیا! اے سیدہ نساء عالمین۔ خدا کی قسم آپ کے گریہ پر دل ٹکڑے ہوتا ہے۔

حضرت مخدومہ کونین فاطمہ زہرا نے مجھ سے فرمایا اے ابو عمر، مجھ کو رونا ہی ہے میرے بابا جان سے بہتر کسی کا پدر نہیں ہوگا۔ میں رسولِ خدا کی زیارت کی مشتاق ہوں اور فرمایا!

اذا مات میت قل ذکرہ
و ذکر ابی مذ مات واللہ اکثر

ہر مر جانے والے کی یاد کم ہو جاتی ہے۔ اور میرے بابا جان کی یاد میں خدا کی قسم ہر روز زیادہ ہو رہی ہیں۔ ہر جگہ ان کا ذکر ہو رہا ہے۔

میں نے عرض کیا اے سیدہ نساء عالم میرے سینہ میں ایک مسئلہ ابھر رہا ہے۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا! دریافت کرو کیا مسئلہ ہے؟

پیروی کی تو تم انھیں میں ہادی اور مہدی پاؤ گے۔ وہی تمہاری ہدایت کریں گے۔ اور اگر تم نے انکی مخالفت کی تو پھر تمہارے درمیان قیامت آنے تلک اختلاف ختم نہیں ہوگا۔

میں نے عرض کیا اے سیدہ کونین پھر علیؑ اپنا حق کیوں طلب نہیں کرتے ؟

حضرت فاطمہ زہراؑ نے کہا اے ابو عمر! حضرت رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔

مثل الامام مثل الکعبۃ اذتؤتی و لاتاتی "

کہ امام خانہ کعبہ کی مانند ہے۔ اور لوگوں کو خانہ کی زیارت کے لیے جانا ہوتا ہے۔ کعبہ لوگوں کے پاس نہیں جاتا۔

اور علیؑ کی بھی وہی مثال ہے۔

فرمایا! خدا کی قسم اگر حق کو اہل حق کے پاس رہنے دیتے اور رسولِ خداؐ کی عزت کی پیروی کرتے تو دو آدمی بھی ذات الٰہی میں اختلاف نہ کرتے۔ اور ایک نسل اپنے بعد آنے والی نسل کے لیے اور خلف اپنے وارثوں کے لیے حق کو چھوڑتا۔ اور ہمارے قائم آلِ محمدؐ حسینؑ کے نویں فرزند کا ظہور ہوتا لیکن لوگوں نے اسکو آگے بڑھا دیا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے پیچھے کیا تھا اور جس کو اللہ تعالیٰ نے قائد بنایا تھا اسکو انہوں نے پیچھے کر دیا اور الحاد کو اختیار کر لیا اور اب نئی نئی بدعتیں ایجاد کر رہے ہیں وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور اپنی رائے سے کام کرتے ہیں ان کے واسطے ہلاکت ہے اور وہ اپنے واسطے خود ہی ہلاکت چاہتے ہیں۔ کیا وہ قرآن کی آیت کو نہیں سنتے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا!

میں نے عرض کیا! حضرت رسولِ خداؐ نے اپنی حیات میں حضرت علی کو امامت کے لیے منصوص کر دیا تھا ؟

حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا!

واعجباہ أنسیتم یوم غدیر خم ؟

بڑے تعجب کی بات ہے کیا تم غدیر خم کو بھول سکتے ہو ؟

میں نے عرض کیا وہ برحق ہے۔ اور مجھ کو یاد ہے اور کوئی بھی مسلمان اسکو نہیں بھول سکتا۔

میں نے عرض کیا! مجھ کو ان اسرار اور رموز سے آگاہ فرمائیں کہ جو آپ کے پاس اس بارے میں موجود ہیں۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا! میں خدا کو گواہ قرار دے کر اعلان کرتی ہوں میں نے خود حضرت رسولِ خداؐ کی زبانی سنا ہے۔

حضرت نے فرمایا!

"علیٌّ خیر من اُخلّفہٗ فیکم، وھو الامام والخلیفۃ بعدی و سبطائی و تسعۃ من صلب الحسین اَئمۃٌ ابرار، لئن اتبعتموھم وجدتموھم ھادین مھدیین ولئن خالفتموھم لیکون الاختلاف فیکم الیٰ یوم القیامۃ"

تمہارے درمیان جسکو میں اپنا خلیفہ قرار دیتا ہوں وہ بس علی ہیں۔ علی سب سے افضل ہیں وہ میرے امام اور خلیفہ ہیں اور میرے دونوں فرزند حسن اور حسین امام ہیں۔ اور امام حسینؑ کے صلب سے نو آئمہ ابرار معصومینؑ ہوں گے۔ اگر تم نے انکی

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ "

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے خلق کرتا ہے اور وہ جسکو چاہے انتخاب کرے۔ اس انتخاب میں انہیں کیا دخل۔ اس میں ان کا کسی طرح کا اختیار نہیں ہے [1]

وہ ضرور خدا کے اس حکم کو سنتے اور جانتے ہیں اور ان کی مثال ان لوگوں کی ہے کہ اپنی کتاب میں خدا نے جنھیں اس طرح بیان کیا ہے۔

فَاِنَّھَا لَا تعمی الابصار و لکن تعمی القلوب التی فی الصدور [2]

وہ لوگ آنکھوں کے اندھے نہیں ہیں بلکہ وہ دلوں کے اندھے ہیں کہ جو ان کے سینوں میں بند ہیں۔

افسوس انہوں نے دنیا کی طرف ہاتھ پھیلا دیے اور آخرت کو بھول گئے۔ ان کے اعمال انہیں ٹھکانے لگا دیں گے اور وہ جو کچھ کریں گے اسی کو پائیں گے۔

اعوذ بك یا رب من الحور بعد الکور [3]

اے میرے پروردگار میں زیادتی اور فراوانی کے بعد ہر قسم کے نقصان سے تیری بارگاہ میں پناہ کی طالب ہوں

عائشہ بنت طلحہ نے حضرت فاطمہ زہراءؑ کی مزاج پرسی کی اے

---

[1] القصص ۶۸ [2] الحج ۴۶

[3] عوام المعارف ج ۱۱ ص ۲۲۸

بنت رسول اللہؐ آپ نے کس حال میں صبح کی ہے؟

حضرت فاطمہ زہراءؑ نے فرمایا! مصائب کا پہاڑ ہمارے اوپر توڑا گیا ہے اور ان مصائب کے بار کو اٹھائے پرندہ پرواز کر رہا ہے اگر راہ نوردا اور پیادہ پا لوگ اس بوجھ کو لے کر چلیں تو ان کے پیر پھٹ جائیں گے۔ آسمانوں تک ان مصائب کا اثر ہے اور روئے زمین پر ہر جگہ یہ خبر عام ہے۔

اِنَّ قحیف یتم و احیول عدی

جاریا ابا الحسن فی السباق [1]

قحافہ کا بیٹا اور قبیلہ عدی کا حیلہ گر دونوں مل کر حضرت علیؑ سے سبقت لے جا رہے ہیں اور ہر جگہ فتنہ و فساد نفاق اور بدعت کو پھیلا رہے ہیں جب اللہ کا دین مکمل ہو گیا تو اللہ نے ملاء اعلیٰ میں اپنے رسولؐ کو بلا لیا اور انکی خلافت پر شیاطین قبضہ کر رہے ہیں جبکہ خلافت اللہ کی عنایت، لطف اور عطیہ ہے اور یہ پیغمبر اکرمؐ کا حق ہے اور اللہ کی طرف سے ہے۔ ہمکو رسول کی رحلت کا صدمہ ہے اور بیشک یہ خدا کے علم میں ہے اور اس کا امین شاہد ہے۔

ابوبکر اور عمر دونوں نے مل کر مجھ سے میری دنیا چھینی ہے اور ایک لقمہ غذا سے مجھکو محروم کیا ہے۔ اور میں نے روز قیامت کے لیے اپنا معاملہ خدا کے سپرد کیا ہے میرے حقوق کے غاصبین کو تم

---

[1] قحیف۔ قحافہ کی تصغیر حقارت کے لیے ہے۔ احیول عدی یعنی حیلہ گری میں مہارت رکھنے والے عمر بن الخطاب!

بھڑکتی آگ میں دیکھا۔ [1]

حدیث معراج اور امامت!

بکر بن احنف کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت علی بن موسیٰ الرضاؑ نے اپنی اسناد کے سلسلہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت محمد صلعم نے فرمایا! حضرت رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا!

جب آسمانوں کی سیر پر مجھ کو لے جایا گیا۔ تو میں جنت میں داخل ہوا اور ایسے قصر میں داخل ہوا کہ جو سفید موتیوں سے بنایا گیا تھا اور اس کے دروازہ پر موتیوں اور یاقوت سے منبت کاری کی گئی تھی۔ میں نے دروازہ کے اوپر نظر ڈالی تو دیکھا کہ لکھا ہے۔

لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ علی ولی القوم

اور دوسری سطر میں لکھا تھا۔ بخٍ بخٍ من مثل شیعۃ علیؑ۔ مبارک باد۔ علی کے شیعوں کی کہیں مثال نہیں ملے گی۔

اور آگے بڑھا تو ایک ایسے محل میں داخل ہوا کہ جو سرخ عقیق سے بنایا گیا تھا۔ اور اس کا دروازہ چاندی سے بنایا گیا تھا۔ اور اس پر سبز زبرجد سے منبت کاری کی گئی ہے اور دروازہ پر مرقوم ہے۔

محمد رسول اللہ علی وصی المصطفیٰ "۔ [2]

محمد رسولِ خداؐ اور علی وصی مصطفےٰؐ ہیں

---

[1] ریاحین الشریعۃ ج ۲ ص ۴۱۔ امالی الطوسی ج ۱ ص ۲۰۷

[2] بحار ج ۶۸ ص ۷۶ – ۷۷

حضرت علیؑ کی امامت اور خلافت پر نصِ رسولِ خداؐ!

حضرت امام علی بن موسی الرضاؑ اپنی اسناد کے سلسلہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا!
حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا!

"من کنت ولیّہ فعلی ولیہ ومن کنت امامہ فعلی امامہ"۔

فرمایا! میں جس کا ولی ہوں علیؑ اس کے ولی ہیں اور میں جس کا امام ہوں علیؑ اس کے امام ہیں۔

سید محمد غماری شافعی اپنی کتاب میں بیان کرتے ہیں!

فاطمہ بنت الحسین الرضوی حدیث بیان کرتی ہیں اور
ان سے فاطمہ بنت محمد الرضوی نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت ابراہیم الرضوی نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت الحسن الرضوی نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت محمد الموسوی نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت عبداللہ العلوی نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت الحسن الحسینی نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت ابی ہاشم الحسینی نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت محمد بن احمد موسی المبرقع نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت احمد بن موسی المبرقع نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت موسی المبرقع نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت امام ابی الحسن الرضاؑ نے بیان کیا

ان سے فاطمہ بنت موسیٰ بن جعفرؑ نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت صادقؑ نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت محمد الباقرؑ نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت علی بن الحسینؑ نے بیان کیا
ان سے فاطمہ بنت الحسینؑ نے بیان کیا
ان سے زینب بنت امیرالمومنین علیؑ نے بیان کیا
ان سے حضرت فاطمہ بنت محمد رسولؐ نے بیان کیا
انہوں نے کہا کہ حضرت رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا!

اَلَا مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَہِیْدًا[1]

"آگاہ ہو جاؤ کہ آلِ محمدؐ کی محبت پر جو بھی وفات پائے گا تو اس کی موت شہید کی موت ہوگی۔"

---

[1] عوالم المعارف و مستدرکات۔ ج ۲۱ ص ۳۵۴۔ ۳۵۵۔
شیخ محمد بن محمد بن احمد چشتی الداغستانی ص ۲۱۷ طبع مصر سنہ ۱۳۰۶ھ

حضرت فاطمہ زہراؑ کو ہر چیز کا علم تھا!

حارثہ بن قدامہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سلمانؓ نے حدیث بیان کی، ان سے حضرت عمارؓ نے کہا کہ میں تمہیں ایک عجیب حدیث سناتا ہوں سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے عمار بیان کرو۔

عمارؓ نے کہا! حضرت علی ایک روز راستہ ہی سے اپنے گھر کی طرف پلٹ گئے اور ان سے حضرت فاطمہ زہراؑ نے کہا! اے ابوالحسن میں تمہیں قیامت تک رونما ہونے والے واقعیات و حادثات اور موجودات کے بارے میں بتاتی ہوں۔ اس کے بعد علیؑ حضرت رسولِ خداؐ کی خدمت میں پہونچے اور حضور سرورِ دو عالم نے فرمایا ابوالحسن آؤ میرے قریب آؤ۔ علیؑ آنحضرتؐ کے نزدیک جاکر بیٹھ گئے حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا!

علی تم بیان کرتے ہو یا میں بیان کروں، علی نے عرض کیا اے خدا کے رسولؐ آپ ہی بیان فرمائیں۔ اے خدا کے رسولؐ آپ کی زبانی حدیث کی سماعت بہت اچھی لگتی ہے۔

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا! تم سے میری بیٹی فاطمہؑ نے اس طرح سے بیان کیا ہے۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا! کیا حضرت فاطمہؑ کا نور ہمارے نور سے ہے؟

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا! کیا تم نہیں جانتے؟ حضرت علیؑ شکرِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو گئے۔

عمارؓ نے کہا کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام وہاں سے باہر آئے

اور میں حضرت کی خدمت میں رہا۔ پھر علی اپنے گھر واپس گئے۔ حضرت فاطمہ ع نے کہا!

گویا تم بابا جان کی خدمت میں سے آرہے ہو۔ اور میں نے جو کچھ تم سے بیان کیا تھا وہ حضرت رسولِ خدا ص کو تم نے بتا دیا؟

علی نے کہا! ہاں۔ اے بنت رسول اللہ ص حضرت فاطمہ زہرا نے فرمایا اے ابوالحسن ع اللہ تعالیٰ نے میرا نور خلق کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھنا شروع کر دی۔ پھر اس نور کو جنت کے ایک درخت میں قرار دیا گیا اور وہ درخت میرے نور سے منوّر ہو گیا۔ اور جب بابا جان ص معراج کے سفر پر جنت میں داخل ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ص پر وحی الہام کی کہ اس درخت کا میوہ لے لیں اور اس کو نوش کریں۔ اور بابا جان نے وہ میوہ تناول کیا اور وہ نور ان کے صلب میں منتقل ہو گیا۔ اور پھر وہ نور میری والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں منتقل ہو گیا اور میری ولادت ہوئی۔

میری خلقت اس نورِ الٰہی سے ہے۔ اور ہمیں کائنات کی ہر چیز کا علم ہے۔ جو چیز عالم وجود میں آگئی ہے یا آئے گی اور یا وجود میں نہیں آئے گی تم ہر چیز سے آگاہ ہو۔ ہر چیز سے آشنا ہو۔ اور مومن تو اللہ کے نور سے ہر چیز کو دیکھتا ہے اے ابوالحسن ع [1]

---

[1] عوام المعارف ج ۱۱ ص ۶ - ۷ -

حضرت علیؑ ۔ حضرت فاطمہ زہراؑ

اور انکے فضائل

حضرت رسولِ خدا ص کے علیؑ عزیز جان اور نفس ہیں۔

علیؑ خانۂ خدا میں پیدا ہوئے

علیؑ کی ماں فاطمہ بنت اسدؑ ہیں

جن کا تقویٰ اور پرہیزگاری

سبحان اللہ

علی ابن الصفا ہیں۔

علی فخر الوریٰ ہیں۔

علی ولد المحصنات ہیں

علی کے خادم ہیں جبرئیلؑ

علی اور ان کے شیعوں کا تذکرہ معراج پر ہوا۔

علی کا اسم گرامی اللہ کے اسم اعظم عالی سے مشتق ہے۔

علی عارفین کی حیات ہیں۔

علی بعد الرسول خیر البریۃ ہیں

علی ابو الائمہ ہیں!

حضرت فاطمہ زہراؑ میوہ قلب مصطفیٰ ص اور تنہا وارث اور اکلوتی بیٹی ہیں۔

فاطمہ زہراؑ محبوبِ رسولِ خدا ص ہیں۔

فاطمہ رسول خدا ص کے گھر میں پیدا ہوئی ہیں

فاطمہ کی والدہ خدیجہ ام المومنین اور وہ سب سے پہلی مومنہ ہیں۔

فاطمہ ابنۃ سدرۃ المنتہیٰ ہیں۔

فاطمہ ابنۃ صاحب دنی فتدلیٰ ہیں

فاطمہ بنت الصالحات والمومنات ہیں

انکا عقد آسمان پر ہوا اور عرش اعظم پر اللہ نے انکا عقد پڑھا۔

رسولؐ معراج پر گئے اور فاطمہ کی ہستی کا نور لے کر آئے۔

فاطمہ کا نام بھی اللہ کے اسم اعظم فاطر سے مشتق ہے

فاطمہ مسلک نجات راغبین ہیں

فاطمہ البرۃ الزکیہ ہیں۔ فاطمہ ام الائمہؑ اور ام ابیہا ہیں۔

---

[1] فضائل ابن شاذان ص ۸۰ - ۸۲ -

امام حسین اور ان کے ۹ فرزندوں کی امامت پر نصِ رسولؐ

زید بن علی بن الحسینؑ اپنی پھوپی اماں حضرت زینب کبریٰؑ کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ بنت رسول اللہؐ نے کہا! کہ حضرت رسولِ خداؐ ان کے گھر تشریف لائے۔ یہ حسینؑ کی ولادت کا ہنگام تھا۔ رسولِ خداؐ نے اپنے فرزند کو آغوش میں لیا اور سفید کپڑوں میں ملبوس کیا۔ اور فرمایا!

فاطمہ اس کو آغوش میں لو! میرا یہ فرزند امام ہے۔ امام کا فرزند ہے اور نو اماموں کا پدر ہے اس کے صلب سے آئمہ ابرار کا ظہور ہوگا اور ان میں نواں فرزند انکا قائم ہے۔

ابوطفیل حضرت ابوذر غفاری سے بیان کرتے ہیں۔ کہ انھوں نے حضرت فاطمہ زہراؑ کی زبانی سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے باباجان سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا!

وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ [1]

کچھ لوگ بلندی پر ہوں گے اور انکی نشانیوں اور علامتوں سے ہر شخص انھیں پہچانتا ہوگا۔

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا وہ میرے بعد آنے والے آئمہ معصومینؑ ہیں

---

۱ الاعراب — ۴۵ —

علی ہیں میرے دونوں فرزند حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور حسینؑ کے صلب سے نو امام ہیں وہی صاحبانِ اعراف ہیں۔

لا يدخل الجنة الا من يعرفهم ويعرفونه

ولا يدخل النار الا من انكرهم وينكرونه

لا يعرف الله الا بسبيل معرفتهم"

جنت میں کوئی اس وقت تک داخل نہیں ہوگا کہ جب تک ان حضرات کی معرفت نہ کرے اور وہ بھی اسکو پہچان لیں۔

اور دوزخ میں بھی وہی جائے گا کہ جس کو انکی معرفت نہ ہو اور وہ بھی اس کا انکار کردیں۔ اللہ کی معرفت کہاں ہوسکتی ہے جب تک انکی معرفت نہ ہو۔

سہیل بن سعد انصاری کہتے ہیں!

میں نے حضرت فاطمہ زہراؑ سے آئمہ معصومینؑ کے بارے میں سوال کیا انھوں نے کہا! حضرت رسولِ خداؐ نے علیؑ سے فرمایا!

يا علی انت الامام والخليفة بعدی وانت اولی بالمومنين من انفسهم"

اے علی! تم میرے بعد خلیفہ اور امام ہو، اور تم مومنین کے نفسوں پر انکی نسبت زیادہ حقِ تصرف رکھتے ہو۔

تمہارے بعد حسن تمہارے جانشین اور امامِ خلق ہیں اور حسن کے بعد حسینؑ مومنوں کے نفسوں کے آقا ہیں اور حسین کے بعد علی بن الحسینؑ مومنین کے نفسوں پر اولیٰ بالتصرف ہیں۔

اور علی بن الحسین کے بعد محمد بن علی مومنین کے نفسوں کے حاکم ہیں۔ محمد

کے بعد جعفر مومنین کے نفسوں کے مالک ہیں اور جعفر کے بعد موسیٰ بن جعفر مومنین کے نفسوں کے مولا ہیں۔ اور موسیٰ کے بعد علی الرضا مومنین کے نفسوں کے مالک و مختار ہیں اور محمد کے بعد ان کے فرزند علی مومنین کے نفسوں کے مالک ہیں اور علی کے بعد ان کے فرزند حسن عسکری ع مومنین کے نفسوں پر اولیٰ بالتصرف ہیں اور حسن کے بعد القایم المہدی مومنین کے نفسوں کے مالک و مختار ہیں اللہ تعالیٰ مشرقوں اور مغربوں کو ان کے ہاتھ سے فتح کرائے گا۔

بس یہی آئمہ حق اور برحق ہیں۔ یہی صادقین کی جماعت ہے۔ انکی نصرت کرنے والے منصور ہیں اور انہیں تنہا چھوڑ دینے والے ذلیل ہیں۔

جعفر بن محمد ع اپنے سلسلہ اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ امام حسین نے کہا کہ مجھ سے میری مادر گرامی نے فرمایا!

میری ولادت کے ہنگام میرے نانا جان ص میری والدہ ماجدہ کو مبارک باد دینے تشریف لائے۔ تو مجھ کو زرد رنگ کے کپڑے میں ملبوس کر کے حضرت پیغمبر ص کی آغوش میں دیا گیا تو حضور ص نے ان کپڑوں کو اتار کر سفید رنگ کے لباس میں مجھ کو ملبوس فرمایا اور میرے دائیں کان میں آذان اور بائیں میں اقامت کہی اس کے بعد فرمایا!

اے فاطمہ فرزند کو لو یہ ابو الائمہ ہیں ان کی اولاد میں نو آئمہ ابرار ہیں اور ان کے نویں ان کے مہدی ہونگے۔

عباس بن سعد ساعدی کہتے ہیں! حضرت فاطمہ ع سے میرے بابا نے آئمہ کے بارے میں دریافت کیا! انھوں نے فرمایا! حضرت رسول خدا ص کی زبانی میں نے سنا ہے حضرت ص نے فرمایا! " الائمۃ بعدی عدد نقباء بنی اسرائیل "
میرے بعد جو امام ہونگے انکی تعداد وہی ہو گی جو بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تھی۔

حدیث اللوح!

ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق ع کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق ع نے بیان کیا کہ میرے بابا جان امام محمد باقر ع نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے فرمایا کہ آپ کسی بھی فرصت کے وقت آئیں مجھ کو تنہائی میں آپ سے کچھ باتیں کرنا ہے۔ جابر نے عرض کیا آقا۔ آپ حکم فرمائیں۔ میں ہر وقت خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

امام باقر ع نے فرمایا! جابر مجھ کو اس لوح کے بارے میں بتاؤ کہ جو تم نے ہماری جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا ع بنت رسول اللہ ص کے دست مبارک میں دیکھی تھی۔ اور یہ بھی بتاؤ کہ اس لوح میں کیا لکھا تھا۔

جابر نے عرض کیا! خدا کو گواہ قرار دے کر عرض کرتا ہوں حضرت رسول خدا ص کی حیات مبارکہ کے زمانہ میں امام حسین ع کی ولادت کے موقع پر مبارک باد پیش کرنے کی غرض سے آستانہ اہل بیت ع پر حاضر ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت مخدومہ کونین فاطمہ زہرا ع کے دست مبارک میں زمرد سبز کی بنی ایک تختی ہے اور اس میں سفید نورانی رنگ میں مکتوب تھا۔

میں نے عرض کیا اے بنت رسول خدا ص میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں یہ تختی کیا ہے؟

حضرت فاطمہ زہرا ع نے فرمایا!

یہ وہ لوح ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے میرے بابا جان ص کو ہدیہ بھیجی ہے اس میں میرے بابا جان ص کا اسم گرامی اور میرے شوہر کا نام درج ہے۔ اور میرے فرزندوں کے نام لکھے ہیں اور میرے فرزندوں میں اولیاء خدا اور اوصیاء

الہٰی کے اسمار مبارکہ لکھے ہیں۔ اور حضرت رسول خداؐ نے میری خوشی کے واسطے یہ لوح مجھکو عطا فرما دی ہے۔

جابر کہتے ہیں کہ آپ کی مادر گرامی نے وہ لوح نسخہ کرنے کے لیے مجھکو عطا فرمائی اور اس میں جو کچھ لکھا تھا میں نے اپنے واسطے اس کی نقل کرلی امام محمد باقرؑ نے فرمایا ؛ جابر وہ نسخہ ہمکو دکھا دو۔ جابر نے امام باقرؑ کی خدمت میں اس کا نسخہ پیش کیا امام نے فرمایا ؛ جابر تم اپنے نسخہ پر نظر ڈالو اور میں تمہارے سامنے اس کو پڑھتا ہوں۔ جابر نے اپنے نسخہ پر نظر جمائی اور امام باقر نے اسکی عبارت پڑھی۔

جابر کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اس میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں تھا۔ اور خدا کی قسم جو کچھ اس لوح میں مکتوب تھا وہی سب اس کے نسخہ میں۔ میں نے اپنے ہاتھ سے لفظ بہ لفظ نقل کیا ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم !

اللہ تعالیٰ عزیز و حکیم کی طرف سے اس کے پیغمبر، سفیر و نور۔ حجاب اور دلیل محمدؐ کے لیے یہ مکتوب یا خط ہے۔ فرشتہ وحی روح الامین نے پروردگار عالمین کی طرف سے اس مکتوب کو نازل کیا اور پیغمبرؐ کی خدمت میں پہونچایا۔

اے محمدؐ تم نے میرے اسمار کی عظمت بیان کی اور میری نعمتوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور تم نے کسی بھی حالت میں میری نعمتوں کا انکار نہیں کیا۔ میں اللہ ہوں۔ اور میرے سوائے کوئی خدا نہیں ہے متکبر اور مستبد و مغرور لوگوں کو دوزخ میں ڈال دونگا۔ ستمگاروں کو ذلیل کروں گا۔ روز قیامت میرا ہی حکم نافذ ہوگا۔

میں اللہ ہوں اور میرے سوائے کوئی خدا نہیں ہے جو شخص میرے فضل و کرم کے علاوہ کسی دوسرے سے اپنی امید رکھتا ہے اور میرے عدل و داد کے علاوہ کسی اور چیز کا ڈر اور خوف رکھتا ہے۔ تو میں اس طرح کے لوگوں کو بہت سخت عذاب دونگا کہ اس طرح کا عذاب عالمین میں سے کسی کو نہیں دیا گیا ہوگا۔

پس میری ہی عبادت کرو اور میری ہی ذات پر تمہارا توکل ہو۔

میں نے کوئی نبی نہیں بھیجا۔ اور اس کا زمانہ تمام نہیں ہوا اور مدت ختم نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں نے اس کا وصی قرار دیا۔ اور میں نے تمہیں تمام انبیار پر فضیلت دی ہے اور تمہارے وصی کو تمام اوصیار پر فضیلت دی ہے۔ اس وصی کے بعد تمہارے نواسے حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور حسنؑ کو اپنے علوم کی معدن قرار دیا اور وہ اپنے بابا جان کی شہادت کے بعد میرے وصی ہیں حسینؑ اپنے بھائی کی شہادت کے بعد میری وحی کے محافظ اور خازن ہیں۔ انھیں شہادت کی عظیم منزلت عطا کی ہے اور ان کے حق میں سعادت کا عالی ترین مرتبہ ہے وہ تمام شہدار سے افضل ہیں اور انکا مقام سب سے بلند ہے میں نے اپنا کلمہ تامہ حسینؑ کے ساتھ قرار دیا اور حجت بالغہ بھی انھیں کے پاس ہے۔ حسین کی عترت کے احترام کے لحاظ سے ثواب ہے۔ اور عترت حسینؑ پر ستم ڈھانے کے لحاظ سے عذاب کو قرار دیا ہے۔ ان میں پہلے علیؑ ہیں اور وہ سید العابدین ہیں اور میرے تمام گذشتہ اولیار کی زینت انھیں کے دم سے ہے اور ان کے فرزند ہیں۔ انکے جدّ بزرگوار محمود نے انکا نام محمد باقر رکھا ہے وہ میرے علوم کو آشکار کریں گے اور وہ میری حکمت کی معدن ہیں اور جو لوگ جعفر کی

امامت میں شک کریں گے وہ ہلاک ہونگے۔ جس نے محمد باقر کو قبول نہیں کیا اس نے مجھ کو قبول نہیں کیا۔

میرا وعدہ برحق ہے میں جعفر کے مقام و مرتبہ کو ضرور ضرور باعظمت اور محترم قرار دونگا۔ اور ان کے دوستوں۔ اصحاب و انصار اور شیعوں کے حق میں انھیں خوش اور مسرور کرونگا۔

موسیٰ کے بعد فتنہ شدید برپا ہوگا۔ اور اندھیر ہی اندھیر ہو جائیگا میرے فرض کی ریسمان قطع نہیں ہوگی اور میری حجت چھپ نہیں سکتی۔ اور میرے دوستوں کو کبھی بھی محروم نہیں کیا جاسکتا۔

آگاہ ہو جاؤ اگر کسی نے ان میں سے ایک کا انکار کیا۔ گویا میری نعمتوں سے انکار کیا۔

اگر کسی نے میری کتاب کی ایک آیت میں تبدیلی کی تو گویا اس نے میری ذات پر افترا اور بہتان باندھا۔

ان لوگوں پر عذاب ہے کہ جو میرے بندہ موسیٰ کی شہادت کا انکار کریں اور اس پر بہتان گڑھیں۔ اور اے میرے حبیب جس نے میرے آٹھویں ولی کا انکار کیا۔ اس نے گویا میرے سبھی اولیاء کا انکار کیا۔ علی میرے ولی اور ناصر ہیں انھیں شیطان صفت دیو و متکبر اور مغرور آدمی شہید کریگا۔ اور یہ اس شہر میں دفن کیے جائیں گے کہ جسکو میرے نیکوکار بندہ ذوالقرنین نے آباد کیا تھا۔ اور انھیں کے قریب میں مخلوقات میں بدترین شخص پہلے سے دفن ہوگا۔ میرا وعدہ برحق ہے۔ میں انکی آنکھوں کو ان کے فرزند محمد اور اپنے ولی اور خلیفہ کے وجود سے ضرور ضرور ٹھنڈا کروں گا۔ وہ میرے علوم کے وارث ہیں اور میری حکمت کی معدن

ہیں۔ حامل اسرار الٰہی اور مخلوقات پر میری حجت ہیں۔ میں نے جنت میں انکا مقام قرار دیا ہے۔ وہ اپنے خاندان کے ستر آدمیوں کی شفاعت کریں گے کہ جو اپنے بداعمال کی وجہ سے دوزخ کے مستحق ہو چکے ہوں گے۔

میں ان کے فرزند علی پر سعادت کو مکمل کردوں گا وہ میرے ولی اور ناصر ہیں اور میری مخلوقات پر گواہ ہیں اور میری وحی کے امین اور محافظ ہیں۔ ان کے فرزند حسن خلق خدا کو میری طرف دعوت دیں گے وہ علوم الٰہی کے وارث اور محافظ ہوں گے۔ اور پھر ان کے فرزند کے ہاتھوں رحمۃ للعالمین کی بعثت کے مقصد اور ہدف کو مکمل کردونگا۔ ان پر موسیٰ کے کمالات اور عیسیٰ کی عظمت اور صبر ایوب کا خاتمہ ہے۔ ان کے زمانہ میں میرے دوستوں کو ذلیل کیا جائے گا۔ (یعنی انکی غیبت کے زمانہ میں) اور میرے دوستوں کے سروں کو انکی غیبت ہی کے زمانہ میں ترک و دیلم کے غلاموں کی طرح ہدیہ میں پیش کیا جاتا رہے گا۔ وہ قتل ہوتے رہیں گے۔ انھیں جلایا جائے گا۔ اور وہ خوفزدہ ہو جائیں گے۔ زمین ان کے خون سے رنگین ہو جائے گی۔ ان کے اہل حرم کو بندی بنایا جائیگا۔ وہی میرے برحق اولیاء ہیں۔ میں انکی تکلیفوں کو دور کروں گا۔ تاریکیاں چھٹ جائیں گی۔ انکی قید و بند کو ختم کروں گا۔ بیڑیاں اور ہتھکڑیاں کاٹ دی جائیں گی۔ ان پر ان کے پروردگار کی رحمت ہے اور درود و سلام ہیں اور وہی لوگ مہتدون یعنی ہدایت یافتگان ہیں [1]

جابر جعفی امام محمد باقرؑ سے بیان کرتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ انصاریؓ

---

[1] کمال الدین و تمام النعمۃ - ص ۳۰۸ - ۳۱۱ (طبع آخوندی)

نے حضرت فاطمہ زہرا کے دست مبارک میں ایک لوح دیکھی۔ اس لوح سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں اور اس کو دیکھتے ہی آنکھیں ماند پڑ جاتیں اس لوح میں بارہ کی تعداد میں اسماء مبارکہ ہیں۔ تین نام اس کے باطن میں ہیں اور تین نام ظاہر میں ہیں۔ تین نام اس کے آخر میں ہیں۔ اور تین نام ایک گوشہ میں ہیں۔ میں نے انھیں شمار کیا تو انکی کل تعداد بارہ تھی۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ یہ کن حضرات کے اسماء ہیں؟

حضرت فاطمہ زہرا نے فرمایا!

"یہ اسماء ان اوصیاء کے ہیں کہ جن میں سے سب سے پہلے میرے ابن عم ابوالحسنؑ ہیں اور گیارہ میرے فرزند ہیں۔ ان میں سب سے آخری "القائم" آل محمدؐ ہیں۔

جابر کہتے ہیں کہ میں نے اس لوح میں "محمدؐ محمدؐ محمدؐ" تین جگہ دیکھا اور چار جگہ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ لکھا دیکھا۔ [1]

---

[1] کمال الدین وتمام النعمۃ ص ۳۱۱

حدیث کساء!

شیخ عبداللہ بحرانی صاحب عوالم کہتے ہیں کہ میں نے شیخ جلیل سید ہاشم بحرانی کو دیکھا۔

انہوں نے اپنے شیخ جلیل سید ماجد بحرانی سے
انہوں نے شیخ حسن بن زین العابدین شہید الثانی سے
انہوں نے شیخ مقدس اردبیلی سے
انہوں نے اپنے شیخ علی بن عبدالعالی الکرکی سے
انہوں نے شیخ علی بن ہلال جزائری سے
انہوں نے شیخ احمد بن فہد حلی سے
انہوں نے شیخ علی بن خازن حائری سے
انہوں نے شیخ ضیاء الدین علی بن الشہید الاول سے
انہوں نے اپنے والد ماجد فخر محققین سے
انہوں نے اپنے شیخ اور والد ماجد علامہ حلی سے
انہوں نے اپنے شیخ محقق سے
انہوں نے اپنے شیخ ابن نما حلی سے
انہوں نے اپنے شیخ محمد بن ادریس حلی سے
انہوں نے حمزہ طوسی سے [1]

---

[1] صاحب "ثاقب المناقب"

انہوں نے شیخ جلیل محمد بن شہر آشوب سے

انہوں نے علامہ طبرسی سے [1]

انہوں نے اپنے والد ماجد شیخ الطائفہ الحقہ سے

انہوں نے شیخ مفید سے۔

انہوں نے اپنے شیخ ابن قولویہ القمی سے

انہوں نے شیخ کلینی سے

انہوں نے علی بن ابراہیم سے

انہوں نے اپنے والد ماجد ابراہیم بن ہاشم سے

انہوں نے احمد بن محمد ابی نصر البزنطی سے

انہوں نے قاسم بن یحیٰی الجلاء الکوفی سے

انہوں نے ابوبصیر سے

انہوں نے ابان بن تغلب سے

انہوں نے جابر جعفی سے

انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ سے بیان کیا ہے۔

جابر بن عبداللہ انصاری بیان کرتے ہیں!

"میں نے حضرت فاطمہ زہراؑ بنت رسول اللہؐ کی زبان اقدس سے سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا!

ایک روز حضرت رسول خداؐ میرے بابا جانؐ میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا اے فاطمہ تم پر سلام ہو۔ میں نے جواب سلام دیا

---

[1] صاحب: الاحتجاج۔

اور عرض کیا اے بابا جان آپ پر سلام ہو۔ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا! مجھ کو اپنے بدن میں ضعف محسوس ہو رہا ہے۔

میں نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں اس ضعف سے وہی آپ کو محفوظ رکھے گا۔

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا۔ بیٹی عبا یمانی مجھ کو اڑھا دو۔ میں نے عبا یمانی بابا جانؐ کو اڑھا دی اور میں نے آنحضرتؐ کے چہرہ انور پر نظر کی تو میں نے دیکھا کہ گویا مہِ تاباں بدرِ کامل کی طرح درخشاں ہے اور حضرتؐ کے چہرہ سے نور پھوٹ رہا ہے۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ میرے فرزند حسن آگئے اور انہوں نے مجھ پر سلام کیا میں نے سلام کا جواب دیا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میوۂ دل تم پر سلام ہو۔

کہا! مادرِ گرامی میں تمہارے پاس ایک پاک و پاکیزہ خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ کہ بالکل میرے نانا جان کی خوشبو معلوم ہوتی ہے۔ میں نے کہا! ہاں! اے میرے لعل! تمہارے جدِ بزرگوارؐ چادر میں آرام فرما رہے ہیں حسن نے چادر کی طرف کا رخ کیا اور عرض کیا اے نانا جانؐ آپ پر سلام ہو اے خدا کے رسولؐ کیا آپ مجھکو اجازت فرمائیں گے کہ آپ کے پاس آجاؤں؟

بابا جان نے فرمایا! تم پر سلام ہو اے میرے بیٹے! اور میری حوض کے مالک میں نے تمہیں اجازت دی۔ میرے پاس آجاؤ۔ حسنؑ اپنے نانا جانؐ کے ساتھ چادر میں چلے گئے۔

ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا کہ میرے نورِ نظر حسینؑ آگئے اور انہوں نے کہا! مادرِ گرامی آپ پر سلام ہو میں نے جواب میں کہا اے میرے لعل

میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میوہ دل تم پر سلام ہو۔ حسینؑ نے وہی کہا!
اے مادرِ گرامی میں آپ کے پاس ایسی خوشبو پا رہا ہوں کہ گویا میرے
نانا جان رسولِ خداؐ کی خوشبو ہو۔ میں نے کہا! ہاں! میرے بیٹے تمہارے
نانا جان اور بھائی جان کسا میں آرام کر رہے ہیں۔ حسین بھی کسا کیطرف
بڑھے اور کہا!

اے میرے نانا جانؐ آپ پر سلام ہو۔ آپکو اللہ تعالیٰ نے تمام
انبیاء پر فضیلت دی ہے۔ کیا آپ مجھکو اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کی
خدمت میں حاضر ہوں اور اس چادر میں داخل ہو جاؤں؟ حضرت رسولِ
خداؐ نے فرمایا!

اے میرے فرزند اور اے میری امت کی شفاعت کرنے والے تم پر سلام
اور درود۔

ہاں تمہیں اجازت ہے آؤ چادر میں داخل ہو جاؤ۔ حسینؑ بھی کسا
میں ان کے ساتھ داخل ہو گئے۔

اس کے بعد ابوالحسن علی بن ابی طالبؑ آئے اور کہا: اے فاطمہ
بنتِ رسول خداؐ آپ پر سلام آپ پر درود۔ میں نے سلام کا جواب
دیا اور کہا اے ابوالحسن اور اے امیر المومنین آپ پر سلام آپ پر درود۔
کہا! اے فاطمہ بنتِ رسول اللہؐ میں آپ کے پاس وہ پاک و پاکیزہ
خوشبو پا رہا ہوں کہ گویا میرے بھائی جان اور ابنِ عم رسول اللہؐ کی خوشبو
ہو۔ میں نے کہا! ہاں وہ آپ کے فرزندوں کے ساتھ کسا میں آرام
فرما رہے ہیں۔ علی چادر کی طرف بڑھے اور کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ
پر درود و سلام ہوں۔ کیا آپ مجھ کو اجازت عطا فرمائیں گے کہ میں

بھی چادر میں داخل ہو جاؤں؟

حضرت رسولِ خداؐ نے جواب میں فرمایا!

اے میرے بھائی تم پر سلام ہو۔ میرے خلیفہ اور میرے علمدار
اور محشر میں صاحبِ لواءِ حمد تم پر سلام اور تم پر درود۔ ہاں میں نے
تمہیں اجازت دی آؤ چادر میں داخل ہو جاؤ۔

ان کے بعد اب میں خود چادر کی طرف بڑھی اور عرض کیا اے بابا
جان اے خدا کے رسولؐ آپ پر درود و سلام ہو۔ کیا آپ مجھ کو اجازت
دیتے ہیں کہ اس چادر میں داخل ہو جاؤں؟

حضور اکرمؐ نے فرمایا!

تم پر سلام اے میری بیٹی اے بضعت الرسول تمہیں اجازت دی
آؤ چادر میں داخل ہو جاؤ۔

میں ان حضراتؑ کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئی جب ہم پنجتن
چادر میں جمع ہو گئے تو میرے بابا جان رسولِ خداؐ نے چادر کا ایک
سرا ہاتھ میں لیا اور دائیں ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور
فرمایا!

اللّٰھم اِنّ ھٰؤلاء اھل بیتی وخاصتی وحامتی
لحمھم لحمی ودمھم دمی، یؤلمنی ما یؤلمھم
ویحزننی ما یحزنھم انا حربٌ لمن حاربھم
وسلمٌ لمن سالمھم وعدوٌ لمن عاداھم
ومحبٌ لمن احبّھم۔ انھم منّی وانا منھم
فاجعل صلواتک وبرکاتک ورحمتک و

حدیث کساء

عفرانك و رضوانك علی و علیھم واذھب
عنھم الرجس وطھرھم تطھیرًا »

اے میرے پروردگار یہ میرے اہلِ بیتؑ ہیں میرے خاص اخص اور حامی و محامی ہیں۔ انکا گوشت میرا گوشت۔ انکا خون میرا خون ہے جو انہیں دکھ اور رنج دے گا۔ اس نے مجھ کو دکھ اور رنج دیے۔ جس نے انہیں ملول کیا اس نے مجھ کو ملول کیا جوان کے خلاف لڑیگا میں اس کے خلاف حالتِ جنگ میں ہوں اور جو ان کے ساتھ صلح و آشتی سے پیش آئے گا۔ میں بھی اس کے ساتھ آشتی سے رہونگا۔ اور جو انکا دشمن ہوگا میں اس کا دشمن ہوں۔ اور جو انکا دوست اور محب ہے میں بھی اس کا دوست اور محب ہوں۔

یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اے میرے پروردگار تیری طرف سے درود و سلام رحمتیں اور برکتیں۔ غفران اور رضوان کی ان ذوات مقدسہ پر ہمیشہ بارش ہوتی رہے ان سے ہر قسم کے رجس و پلیدی و نقصان اور نقص کو دور رکھنا۔ اور ان کی طہارت کا جو حق ہے۔ اس کا اعلان فرما دے۔ اور جو ان سے وابستہ ہوان کو پاک و پاکیزہ بنا دے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ! اے میرے ملائکہ اور فرشتو اور اے میرے آسمانوں کے ساکنوں۔ میں آسمانوں کو سائبان نہ بناتا اور زمین دوار کو خلق نہ کرتا نہ ہی چاند ہوتا اور نہ ہی سورج ہوتا۔ نہ چرخ گردوں ہوتا اور نہ ہی سفینے ہوتے اور موجیں مارتے ہوئے دریا اور سمندر بھی نہ ہوتے۔ اور

یہ جواب ہیں وہ انھیں پنجتن پاک کی محبت میں ہیں۔ انھیں اصحاب کساء کی خاطر ہیں۔ اسوقت جبرئیلؑ نے کہا !

اے پروردگار آخر اس چادر میں کون ہستیاں ہیں ؟

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ! وہ اہلِ بیت نبوتؑ اور معدن رسالت ہیں۔ وہ ہیں فاطمہؑ اور ان کے باباجانؐ ہیں۔ شوہر نامدارؑ ہیں اور ان کے فرزند ہیں۔

جبرئیلؑ نے عرض کیا ! اے پروردگار کیا مجھکو اجازت ہے کہ زمین پر اتروں اور اصحابِ کساء کے ساتھ شامل ہو جاؤں اور پنجتن کی جماعت میں شامل ہو کر چھٹا فرد ہو جاؤں ؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ! اے جبرئیل تمہیں اجازت ہے جبرئیلؑ آئے اور باباجانؐ سے عرض کیا !

اے خدا کے رسولؐ آپ پر درود و سلام۔ اور علی الاعلیٰ بھی آپ کو سلام درود بھیجتا ہے اور تحیات اور اکرام کے لیے آپ کی ذاتِ اقدس کو مخصوص کرتا ہے اور وہ اپنی عزت و جلال کی قسم کے ساتھ فرماتا ہے کہ میں آسمان و زمین کو خلق نہ کرتا۔ اور چاند و سورج بھی خلق نہ ہوتے اور گیتی اور چرخِ گردوں بھی نہ ہوتے۔ سمندر اور دریا بھی نہ ہوتے۔ اور سمندر وں میں چلنے والی کشتیاں بھی نہ ہوتیں اور یہ جو کچھ بھی ہے صرف تمہاری خاطر ہے اور تمہاری محبت میں ہے اور اس نے مجھکو اجازت دی ہے کہ میں تمہارے ساتھ داخل ہو جاؤں۔ اور اے خدا کے رسولؐ آپ کیا مجھ کو اجازت دیتے ہیں کہ آپ کے ساتھ میں بھی اصحابِ کساء میں شامل ہوں۔

میرے بابا جان نے فرمایا! تم پر سلام ہو۔ اے امین وحی اللہ۔ ہاں میں نے تمہیں اجازت دی۔ اور جبرئیل ہمارے ساتھ کساء میں داخل ہوگئے۔ جبرئیل ؑ نے میرے بابا جان سے عرض کیا! اے خدا کے رسول ؐ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی ہے اور وہ فرماتا ہے۔

اِنّما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس
اھل البیت ویطھرکم تطھیراً "۔ [۱]

اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ وہ اے اہل بیت ؑ ہر طرح کے رجس اور نقص و پلیدی کو دور رکھے اور تمہاری طہارت کا اعلان کرے۔ اور تمہیں پاک و پاکیزہ قرار دے کہ جو پاکیزگی کا حق ہے۔

حضرت علی ؑ نے کہا! اے خدا کے رسول ؐ اس کساء میں ہمارے جلوس اجتماع کے بارے میں فضل الٰہی کا بیان فرمائیں۔ کہ اللہ کی بارگاہ میں اس اجتماع کا فضل و شرف کیا ہے؟ حضرت رسول خدا ؐ نے ارشاد فرمایا! اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے مجھ کو برحق نبوت کے لیے منتخب فرمایا! اور اپنا رسول بنایا۔ جس مجلس اور محفل میں بھی ہمارے اس اجتماع کی خبر بیان کی جائے گی۔ اور اس میں ہمارے دوست اور شیعہ جمع ہوں گے توان پر رحمت الٰہی کی بارش ہوگی اور ملائکہ ان کا گھیراؤ ڈالیں گے اور ان کے حق میں دعا اور استغفار کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ہمارے شیعہ اور دوست وہاں سے رخصت ہو کر چلے جائیں۔

---

۱ احزاب ۳۳۔

حضرت علی نے کہا۔ بس خدا کی قسم ہم کامیاب رہے اور ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہیں۔

میرے بابا جان ؐ نے فرمایا! اے علی اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے مجھ کو نبی حق اور رحمت للعالمین بنا کر بھیجا ہے اور اپنی پیغمبری کے لیے مجھ کو منتخب فرمایا۔ روئے زمین پر جس جگہ۔ جس محفل اور مجلس میں ہمارے اس اجتماع کی خبر بیان کی جائے گی اور اس میں ہمارے شیعہ اور دوست ہوں گے۔ اور اس جگہ کچھ غمزدہ اور رنجیدہ لوگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سارے دکھ درد اور رنج و غم دور کر دیگا اور جو بھی صاحب حاجت ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت برلائے گا۔ علی ؑ نے کہا! خدا کی قسم ہم کامیاب ہیں اور سعادت مند ہیں۔ اور اسی طرح ہمارے شیعہ کامیاب اور سعادت مند ہیں۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور پروردگار کعبہ گواہ ہے۔

روت لنا فاطمة خير النساء | حديث أهل الفضل أصحاب الكسا

تقول: إنّ سيّد الأنام | قد جاءني يوماً من الأيام

فقال لي: إنّي أرى في بدني | ضعفاً أراه اليوم قد أنحلني

قومي عليّ بالكساء اليماني | وفيه غطّيني بلا تواني

قالت: فجئته وقد لبّيته | مسرعة وبالكسا غطّيته

وكنت أرنو وجهه كالبدر | في أربع بعد ليال عشر

فما مضى إلّا يسير من زمن | حتى أتى أبو محمد الحسن

فقال: يا أمّاه إنّي أجد | رائحة طيبة أعتقد

بأنّها رائحة النبيّ | أخي الوصيّ المرتضى عليّ

قلت: نعم ها هو ذا تحت الكساء | مدّثر به مغطّى واكتسى

فجاء نحوه ابنه مسلّما | مستأذناً قال له: ادخل مكرما

فما مضى إلّا القليل إلّا ! | جاء الحسين السبط مستقلّا

فقال يا أمّ أشم عندك | رائحة كأنّها المسك الذكي

وحقّ من أولاك منه شرفا | أظنّها ريح النبي المصطفى

قلت: نعم تحت الكساء هذا | بجنبه أخوك فيه لاذا

فأقبل السبط له مستأذنا | مسلّماً قال له: ادخل معنا

وما مضى من ساعة إلّا وقد | جاء أبوهما الغضنفر الأسد

أبو الأئمة الهداة النجبا | المرتضى رابع أصحاب الكساء

فقال يا سيدة النساء | ومن بها زوّجت في السماء

إنّي أشمّ في حماك رائحة | كأنها الورد الندي فائحة

يحكي شذاها عرف سيد البشر | وخير من لبّى وطاف واعتمر

قلت: نعم تحت الكساء التفّا | وضمّ شبليك وفيه اكتنفا

فجاء يستأذن منه سائلا | منه الدخول قال: فادخل عاجلا

قالت: فجئت نحوهم مسلّمة | قال: ادخلي محبوّة مكرّمة

فعندما بهم أضاء الموضع | وكلّهم تحت الكساء اجتمعوا

نادى إله الخلق جلّ وعلا | يسمع أملاك السموات العلى

أقسم بالعزّة والجلال | وبارتفاعي فوق كلّ عالي

ما من سماء رفعتها مبنيّة | وليس أرض في الثرى مدحيّة

ولا خلقت قمراً منيرا | كلّا ولا شمساً أضاءت نورا

وليس بحر في المياه يجري | كلّا ولا فلك البحار تسري

إلّا لأجل من هم تحت الكساء | من لم يكن أمرهم ملتبسا

قال الأمين قلت: يا ربّ ومن | تحت الكساء؟ بحقّهم لنا أبن

فقال لي: هم معدن الرسالة | ومهبط التنزيل والجلالة

وقال: هم فاطمة وبعلها | والمصطفى والحسنان نسلها

فقلت: يا ربّاه هل تأذن لي | أن أهبط الأرض لذاك المنزل

فأغتدي تحت الكساء سادسا | كما جعلت خادماً وحارسا

قال: نعم فجاءهم مسلّما | مسلّماً يتلو عليهم إنّما

يقول: إنّ الله خصّكم بها | معجزة لمن غدا منتبها

أقرأكم ربّ العلا سلامه | وخصّكم بغاية الكرامة

وهو يقول معلناً ومفهما | أملاكه الغرّ بما تقدّما

قال عليٌ: قلت: يا حبيبي — ما لجلوسنا من النصيب؟
قال النبيُ: والذي اصطفاني — وخصّني بالوحي واجتباني
ما إن جرى ذكرٌ لهذا الخبر — في محفل الاشياع خير معشر
إلا وأنزل الإله الرحمة — وفيهم حفّت جنود جمّة
من الملائك الذين صدقوا — تحرسهم في الدهر ما تفرّقوا
كلّا وليس فيهم مغموم — إلا وعنه كشفت هموم
كلّا ولا طالب حاجة يرى — قضاءها عليه قد تعسّرا
إلا قضى الله الكريم حاجته — وانزل الرضوان فضلاً ساحته
قال عليٌ: نحن والاحباب — اشياعنا الذين قد تطابوا
فزنا بما نلنا ورب الكعبة — فليشكرنّ كلُّ فردٍ ربّه
يا عجباً أيستأذن الأمين — عليهم ويهجم الخئون
قال سُليمٌ: قلت: يا سلمان — هل دخلوا ولم يك استئذان
فقال إي وعزّة الجبّار — ليس على الزهراء من خمار
لكنّها لاذت وراء الباب — رعاية للستر والحجاب
فمذ رأوها عصروها عصرة — كادت بروحي ان تموت حسرة
تصيح: يا فضّة أسنديني — فقد وربّي قتلوا جنيني
فاسقطت بنت الهدى واحزنا — جنينها ذاك المسمّى محسنا

شیعہ اور انکی صفات

ایک شخص نے اپنی زوجہ کو حضرت فاطمہ زہراءؑ کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ میرے بارے میں حضرت فاطمہ زہراءؑ سے دریافت کر تاکہ میں ان کے شیعوں میں داخل ہوں یا نہیں؟

اس نے حضرت فاطمہ زہراءؑ سے دریافت کیا کہ میرا شوہر آپ کے شیعوں سے ہے یا نہیں؟ حضرت فاطمہ زہراءؑ نے فرمایا! اس سے کہو کہ اگر ہمارے اوامر پر عمل کرتا ہے اور نواہی سے باز رہتا ہے تو پھر یقیناً ہمارے شیعوں میں سے ہے ورنہ نہیں.

اسکی زوجہ نے واپس آکر بتا دیا کہ اگر آں حضرت کے اوامر پر عمل کرتا ہے اور نواہی کے قریب نہیں جاتا۔ تو ہمارا شیعہ ہے۔ ورنہ نہیں۔ یہ سنکر اس آدمی نے اپنا سر پیٹ لیا اور کہا اب کون ہے کہ جو مجھکو میری خطاؤں اور گناہوں سے چھٹکارہ دلا ئیگا؟ اب تو مجھ کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہوگا۔ کیونکہ جو شخص ان کے شیعوں سے نہیں ہوگا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

وہ عورت پھر حضرت فاطمہ زہراءؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ میرا شوہر اپنی بخشش سے مایوس ہوگیا ہے اور وہ کہتا

ہے کہ اب مجھکو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہوگا۔ حضرت فاطمہ زہراءؑ نے فرمایا! ایسا نہیں ہے۔ ہمارے شیعہ بہترین اہل بہشت ہیں اور ہمارے دوست اور موالی اور ہمارے دوستوں کے دوست اور موالی اور ہمارے دشمنوں سے دشمنی رکھنے والے اور اپنے دل وزبان سے ہمکو قبول کرنے والے اگر ہمارے اوامر کی مخالفت کرتے ہیں اور نواہی کو انجام دیتے ہیں وہ ہمارے شیعہ نہیں ہیں۔ اور اس کے باوجود بھی وہ اہلِ جنت سے ہیں جبکہ دنیا میں انہوں نے بلاؤں اور مصیبتوں کو اٹھایا ہو اور ان کے ذریعہ خود کو گناہ آلود زندگی سے پاک کر لیا ہو۔

اور یا عرصۂ قیامت میں سختیوں کے برداشت کرنے کے بعد۔ یا دوزخ میں کم ترین عذاب کے درجہ میں وہ اپنے اعمال کے حساب سے رہیں گے۔ اس کے بعد ہم انھیں اپنی محبت کی وجہ سے دوزخ سے نجات دلادیں گے اور وہ ہماری طرف آجائیں گے [لہ]

لہ بحار ج ۶۸ ص ۱۵۵۔

حدیث ثقلین

حضرت فاطمہ زہراءؑ نے فرمایا! میں نے اپنے بابا جانؐ حضرت رسولِ خداؐ کی زبانی سنا ہے۔ جب حضرتؐ اپنی رحلت کی بیماری میں صاحبِ فراش تھے۔ اور آنحضرتؐ کے حجرے میں اصحاب بھرے تھے۔ اس وقت حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا۔

اے لوگو! میری رحلت کا وقت قریب ہے۔ اور میں اپنی طرف سے عذر و معذرت کی بات کر چکا ہوں۔

آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے درمیان اپنے پروردگار کی کتاب اور اپنی عترت اہلِ بیتؑ چھوڑ رہا ہوں اور علیؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا!

"ھذا علیٌ مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتی یردا علیّ الحوض۔ فا سالکم ما تخلفونی فیھما" [لہ]

دیکھو یہ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ ان دونوں میں ہرگز جدائی نہیں ہوگی یہاں تک کہ دونوں حوض پر میرے پاس وارد ہوں۔ میں تم سے دریافت کرونگا جو چیزیں میں نے تمہارے درمیان چھوڑی تھیں

لہ ینابیع المودۃ ص ۴۰۔

تم نے ان کے حق میں کیسا سلوک کیا ہے؟

قندوزی نے "صواعق محرقہ" میں اقرار کیا ہے کہ اس حدیث کو تیس اصحاب نے بیان کیا ہے اور یہ حدیث متواتر اور صحیح ہے [1]

حضرت علی اور انکے شیعوں کے بارے میں ارشاد فرمایا!

حضرت فاطمہ زہراؑ نے بیان کیا! میرے بابا جان صؐ نے فرمایا!

نظر الی علیؑ وقال ھذا وشیعتہ فی الجنۃ [2]

حضرت علیؑ کو دیکھ کر رسولِ خدا صؐ نے فرمایا! یہ اور ان کے شیعہ جنت میں ہیں۔

حضرت زینبؑ اپنی والدہ گرامی کی زبانی بیان کرتی ہیں کہ حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا!

یا ابا الحسن اما انک وشیعتک فی الجنۃ [3]

اے ابوالحسن تم اور تمہارے سب شیعہ بیشک جنت میں ہیں!

● **مومن کا بشاش چہرہ جنت میں لے جائے گا!**

حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا! مومن کا بشاش چہرہ اپنے صاحب کو

---

[1] ینابیع المودہ ص ۸۰

[2] ینابیع المودہ ص ۲۵۷

[3] احقاق الحق ج ۷ ص ۳۰۷

جنت میں لے جائے گا [1]

حضرت محمدؐ اور علیؑ دونوں "دین" کے پدر ہیں!

حضرت فاطمہ زہراؑ نے مدینہ کی کچھ عورتوں سے فرمایا! اپنے نسبی پدر کے غضب اور نارضایتی بچکر جو اپنے دین کے دونوں پدر حضرت محمدؐ اور علیؑ کی خوشنودی کو حاصل کرو۔ اور اپنے دین کے آبا کے غضب اور نارضایتی کو بھول کر اپنے نسبی پدر کے غضب کے بدلے میں حضرت محمدؐ اور علیؑ کی خوشنودی حاصل کی اور انکی اطاعت کی تو تمہیں ہزار ہزار حزار اور ثواب ملے گا۔

اور محمدؐ اور علیؑ بیشک تمہارے دین کے پدر ہیں۔ اگر وہ حضرات ناراض ہو گئے۔ تو تمہارے نسبی پدر کی خوشنودی سے وہ راضی نہیں ہوں گے۔ کیونکہ اہل دنیا کی اطاعت کرنے سے حضرت محمدؐ اور علیؑ کا غضب برطرف نہیں ہوگا [2]

حضرت فاطمہ زہراؑ نے ارشاد فرمایا!

اس امت کے محمدؐ اور علیؑ دو پدر ہیں اگر ان دونوں کی اطاعت کی تو وہ دونوں تمہیں عذاب دائمی سے نجات دیں گے۔ اور اگر انکی موافقت حاصل کر لی تو پھر دنیا میں بھی ہمیشہ باقی رہنے

---

[1] تفسیر الامام ص ۳۵۴

[2] تفسیر الامام ص ۳۳۴ - ۳۳۰

والی نعمتیں ملیں گی ۔[1]

حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا!

حضرت فاطمہؑ نے امیرالمومنینؑ کی زبانی فرمایا! حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا! اگر کسی نے میری اولاد کے حق میں خیر و خوبی کا کام کیا ہوگا۔ اور اس کے کام کا بدلہ نہیں دیا گیا ہو تو میں اس کارِ خیر کی مکافات کروں گا۔[2]

روزِ غدیرِ خم میں حجت تمام ہوگئی!

حضرت فاطمہ زہراؑ سے فدک اور دو کر سات باغات چھین لیے گئے۔ تو حضرت سیدہ نساء عالمینؑ نے انصار سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا!

انصار نے جب کہا!

اے دخترِ رسولِ خداؐ اگر ہم اس بات کو ابوبکر کی بیعت کرنے سے پہلے سنتے تو پھر ہم ہرگز علیؑ کو نہ چھوڑتے۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا!

کیا میرے باباجانؐ نے غدیرِ خم کے روز کسی ایک کے لیے کوئی عذر چھوڑا ہے[3]

---

[1] تفسیر الامام ص ۳۳۰

[2] بحار ج ۹۶ ص ۲۲۵

[3] الخصال ج ۱ ص ۱۷۳

حضرت فاطمہ زہراؑ

نے اپنی رحلت کے ہنگام یہ دعا کی ہے

اسماء بنت عمیس کہتی ہیں! میں نے حضرت فاطمہ زہراؑ کو دیکھا کہ ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھائے ہیں اور یہ دعا کر رہی ہیں!

پروردگار میں محمد مصطفیٰؐ اور آنحضرتؐ کی ملاقات کے جذبۂ شوق کے واسطے سے اور اپنے شوہر علی مرتضیٰؑ اور ان کے اپنی شہادت پر حزن و ملال کے واسطے سے۔

اور حسن مجتبیٰؑ اور میری جدائی پر ان کے گریہ و بکاء کے واسطے سے اور حسینؑ شہید اور میری جدائی پر ان کے رنج و غم کے واسطے سے۔ اور اپنی بیٹیوں اور میرے سوگ میں ان کے نوحہ و شیون کے واسطے سے۔ تیری بارگاہ میں دعا کرتی ہوں۔ کہ میرے باباجانؐ کی امت میں جو لوگ تیری معصیت کا ارتکاب کریں۔ انھیں تو جنت میں جگہ عطا فرما! تجھ سے بڑھ کر سائل کو بخشش کرنے والا اے رحیم و رحمان کوئی نہیں ہے[1]

---

[1] دلائل الامامت ص ۵

۵ جن لوگوں نے سیدہ فاطمہؑ پر ستم ڈھائے ان کے حقوق کو غصب کیا فاطمہ زہراؑ انھیں مرتد اور کافر جانتی ہیں۔

اجابت دعا کا وقت!

زید بن زین العابدین اپنے آبا و اجداد کے وسیلہ سے حضرت فاطمہ زہرا ع کی حدیث بیان کرتے ہیں۔

حضرت فاطمہ زہرا ع نے کہا! میں نے اپنے بابا جان ص کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت کہہ رہے تھے۔

"جمعہ کے روز ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب کوئی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کرتا اور اس میں اس مسلمان بندہ کے حق میں خیر و خوبی ہو تو اللہ اس کے سوال کو قبول فرمائے گا۔ اور اسکی دعا مستجاب ہوگی"

حضرت فاطمہ زہرا ع کہتی ہیں کہ میں نے بابا جان ص سے دریافت کیا کہ وہ کونسی گھڑی ہے؟

جب نصف آفتاب غروب کی طرف ہو یعنی نصف غروب ہو چکا ہو۔ اور نصف نظر آ رہا ہو۔ [1]

آدمی تین باتوں پر اپنا حق رکھتا ہے!

ابن حماد انصاری الدولابی[2] کہتے ہیں!

ابو جعفر محمد بن عوف بن سفیان طائی حمصی نے ہم سے ایک حدیث بیان کی ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم سے ناموسی بن ایوب نصیبی نے کہا ہے

---

[1] دلائل الامامت ص ۵ [2] انھوں نے ۳۱۰ھ میں رحلت پائی ہے۔

اور ان سے نا محمد بن شعیب نے بیان کیا۔ ان سے عبد الرحمٰن بن الولید نے بیان کیا۔ ان سے محمد بن علی بن حسین نے بیان کیا۔

امام محمد باقر ع نے کہا میں اپنے جد بزرگوار حسین بن علی ع کے ساتھ تھا اور ہم زمین پر پیادہ پا راہ چل رہے تھے اور اپنی اراضی کی طرف جا رہے تھے۔ راستہ میں ہمکو نعمان بن بشیر ملے اور وہ اپنے بغلہ (خچر) پر سوار تھے۔ وہ ہمارے قریب پہونچے اور فوراً نیچے اتر گئے۔ اور میرے جدِ امجد امام حسین ع سے درخواست کی آقا آپ سوار ہو جائیں۔ امام حسین ع نے سوار ہونے سے انکار کر دیا۔ نعمان نے بے حد اصرار کیا اور قسم دیتے رہے۔ امام حسین ع نے فرمایا! تم مجھکو اس چیز کے لیے مکلف کرتے ہو کہ جس کو میں پسند نہیں کرتا۔ اور اب سنو میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں۔ مجھ سے میری والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ص نے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت رسول خدا ص نے فرمایا!

الرجل احق بصدر دابته و فراشه و الصلوٰة فی بیته اِلّا اماماً یجمع الناس

آدمی ان باتوں پر زیادہ حق رکھتا ہے۔ اپنی سواری پر بیٹھنے میں۔ اپنے بستر پر سونے میں اور اپنے گھر میں نماز پڑھنے میں۔ مگر یہ کہ کسی جگہ افرادِ بشر کا اجتماع ہو۔ اور وہ کسی کو پیش نماز قرار دیں۔

اس لیے تم اپنے بغلہ پر سوار ہو جاؤ اور اپنی منزل کی طرف بڑھو۔ یہ سنکر نعمان نے کہا! بیشک حضرت فاطمہ زہرا ع نے سچ فرمایا! میرے بابا جان نے بھی اپنی زندگی میں یہی حدیث بیان کی تھی۔ کہ حضرت رسول خدا ص نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ اِلّا ان یاذن مگر یہ کہ اجازت دے دے۔

جناب نعمان نے جب یہ حدیث بیان کی تو حضرت امام حسینؑ اس کے بغل پر سوار ہو گئے۔

حضرت امیر المومنینؑ کے افضل ہونے میں حدیث رسولؐ۔

احمد بن یحییٰ اودی نے بیان کیا ہے کہ ہم سے نا ابونعیم ضرار بن صرد نے بیان کیا۔ ان سے نا عبد الکریم ابو یعفور نے بیان کیا۔ ان سے نا جابر نے بیان کیا ان سے ابو الضحیٰ نے بیان کیا۔ ان سے مسروق نے بیان کیا اور انہوں نے عائشہ سے بیان کیا۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے مجھ سے حضرت رسولؐ کی حدیث بیان کی کہ حضرت رسولِ خداؐ نے ان سے فرمایا!

اے فاطمہ تمہارا شوہر۔ علم میں اعلم الناس ہے اور اسلام میں سب سے پہلا مسلمان اور حلم میں سب سے افضل ہے۔

حدیث رسول کہ حضرت فاطمہ زہراؑ سیدۃ نساء اہل جنت ہیں

ابو موسیٰ محمد بن المثنی العنزی کہتے ہیں کہ ہم سے نا محمد بن خالد ابن عثمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے نا موسیٰ بن یعقوب نے بیان کیا۔ ان سے نا ہاشم بن ہاشم نے بیان کیا۔ انہوں نے عبد اللہ بن وہب کی زبانی بیان کیا انہوں نے ام المومنین ام سلمیٰ کی زبانی بیان کیا۔ حضرت رسولِ خداؐ نے فاطمہ زہراؑ کو بلایا اور ان سے کچھ کہا۔ فاطمہؑ نے گریہ شروع کیا پھر کوئی اور بات کی تو مسکرانے لگیں۔ حضرت رسولِ خداؐ کی رحلت کے بعد میں نے ان سے رونے اور مسکرانے کی وجہ دریافت کی۔ تو فاطمہ زہرا نے کہا!

حضرت رسول خداؐ نے اپنی رحلت کی خبر سنائی تو میں رو پڑی۔ پھر حضرت

رسولِ خداؐ نے فرمایا! کہ میں خواتین اہل جنت کی سیدہ اور سردار ہوں تو اس پر میں مسکرانے لگی۔

بیمار کی فضیلت میں حدیث رسول صلعم

حضرت فاطمہ زہراؑ کہتی ہیں کہ حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا! جب کوئی بندہ بیمار پڑتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں پر وحی نازل کرتا ہے کہ جب تک یہ میرا بندہ میری گرفت میں ہے اس وقت تک اس کے بارے میں کچھ مت لکھو۔ میں نے اس کو گرفتار کیا ہے۔ اب میں اس کی روح کو قبض کروں اور یا اسکو آزاد کردوں۔

حضرت فاطمہ زہراؑ فرماتی ہیں کہ میرے باباجانؐ فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں پر وحی کرتا ہے میرے اس بندہ کے حق میں وہی سب اجر و ثواب لکھدو کہ جو یہ اپنی صحت کی حالت میں حاصل کیا کرتا تھا۔

ظلم کی مذمت میں رسولؐ نے فرمایا!

حضرت فاطمہ کبریٰؑ نے فرمایا! حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا!

"ما التقی جندان ظالمان الا تخلی اللہ منھما فلم یبال ایھما غلب، وما التقی جندان ظالمان الا کانت الدائرۃ علی اعتاھما"

جب دو لشکر ستمگر آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کریں گے۔ تو ان میں سے کسی کو بھی غلبہ نہیں ہوگا۔ اور جب بھی دو ستمگر

لشکر آپس میں ایک دوسرے کے خلاف بھڑیں گے۔ تو دونوں طرف سے ستمگروں پر عذاب الٰہی ٹوٹ پڑیگا۔

حضرت رسولِ خداؐ کا تعویذ

حضرت فاطمہ زہراؑ نے کہا! میرے باباجان صؐ نے حسنؑ اور حسینؑ کو یہ کلمات تعلیم کئے۔

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامّۃ من شر کل شیطان
وھامّۃ۔ ومن کل عین لامّۃ "

سونے سے پہلے یہ اعمال بجالانا چاہیئے۔

حضرت رسولِ خداؐ نے اپنی پارۂ جگر فاطمہ اطہرؑ سے فرمایا! سونے سے پہلے یہ چار اعمال بجالانا چاہیئے۔ ختم قرآن، انبیاءِ الٰہی کو شفیع قرار دینا۔ مومنین کو اپنی ذات سے خوشنود کرنا۔ اور حج و عمرہ بجالانا۔

میں نے عرض کیا باباجانؐ سونے سے قبل یہ اعمال کس طرح انجام دیے جاسکتے ہیں۔

حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا!

سورہ توحید کی تین مرتبہ تلاوت کا ثواب ختم قرآن کے برابر ہے۔ محمد وآل محمد اور جمیع انبیاء پر درود پڑھنا۔ انبیاء کی شفاعت کا سبب ہے۔ اور سب انبیاءؑ قیامت کے روز اس کی شفاعت کریں گے۔

مومنین کے حق میں استغفار کرنے سے ان کی خوشنودی حاصل ہو گی!

اور جب "سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر" پڑھا تو حج اور عمرہ کا ثواب مل گیا۔ [1]

عقیق کی انگوٹھی کے بارے میں حضرت رسول خدا صؐ نے فرمایا

فاطمہ زہراؑ کہتی ہیں کہ میرے باباجانؐ نے فرمایا! جو شخص بھی عقیق کی انگوٹھی پہنے گا وہ ہمیشہ خیر و خوبی دیکھے گا"۔ [2]

روزہ کے آداب میں بنتِ رسولؐ نے فرمایا

حضرت فاطمہ زہراؑ کہتی ہیں!

روزہ دار کے اس روزہ کا کیا فائدہ کہ جس میں اسکی زبان و کان و آنکھ اور اعضاء و جوارح کا روزہ نہ ہو۔ [3]

حضرت امیر المومنین علیؑ نے فرشتوں کے درمیان فیصلہ کیا! [4]

ملائکہ کی ایک جماعت کے درمیان بحث و مباحثہ چھڑ گیا انہوں نے حضرت آدمؑ کے فرزندوں میں سے کسی کو قاضی بنانے کی درخواست کی اللہ تعالیٰ نے انھیں وحی کی کہ تم انتخاب کرلو۔ تو انہوں نے حضرت علیؑ کو اختیار کیا۔

---

[1] یہ صرف مومنین کی تعلیم کے لیے ہے۔ حضرات و محمد وآل محمد کا طریقہ تعلیم یہی ہے خلاصۃ الاذکار ص ۷

[2] امالی الطوسی ج ۱ ص ۳۱۸

[3] مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۵۶۵

[4] اختصاص ص ۲۰۸ طبع بصیرتی از سورہ ص آیت ۶۹

حضرت رسول خداؐ کی رحلت کے وقت فاطمہ زہراؑ نے دریافت کیا، باباجان آپؐ سے کب اور کہاں ملاقات ہوگی؟

حضرت فاطمہ زہراؑ نے عرض کیا اے باباجانؐ آپ سے کس جگہ ملاقات ہوگی۔ ؟

حضور اکرمؐ نے فرمایا تم مجھ سے حوض پر ملاقات کروگی میں وہاں تمہارے شیعہ اور دوستوں کو سیراب کروں گا۔ اور تمہارے دشمنوں کو اور بدخواہوں کو دور کر کے طرد کروں گا۔

فاطمہ زہراؑ نے عرض کیا اے خدا کے رسولؐ اگر حوض پر ملاقات نہ ہوئی تو؟

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ! تم مجھ سے میزان پر ملاقات کرنا۔

میں نے عرض کیا ! باباجانؐ اگر میزان پر ملاقات نہ ہوئی تو کہاں ملو گے ؟

رسول خداؐ نے فرمایا ! تو پھر صراط پر ملاقات ہوگی اور میں وہاں یہ کہوں گا کہ علی کے شیعوں کو لاؤ۔ وہ سلامت ہیں۔ ؎[1]

حضرت رسول خداؐ نے حضرت فاطمہ زہراؑ سے فرمایا تم مجھ سے بہت جلد ملاقات کروگی۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے عرض کیا باباجان آپ کے فراق میں اس دنیا میں نہیں

۱؎ عوام المعارف ج ۱۵ ص ۱۴۴

رہا جاسکتا۔ کل ہماری ملاقات کہاں ہوگی؟

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ! تم سب سے پہلے میرے اہل بیتؑ میں مجھ سے ملاقات کروگی۔

فاطمہ زہراؑ نے عرض کیا ! باباجان ہماری ملاقات کہاں ہوگی؟ فرمایا ! مقام شفاعت میں ملاقات ہوگی میں اپنی امت کی شفاعت کر رہا ہونگا۔

عرض کیا اگر وہاں آپ کا دیدار نہ ہو تو ؟

حضورؐ نے فرمایا ! پھر میزان پر ملاقات ہوگی۔ میں اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے دوزخ سے رہائی کی درخواست کرونگا۔

عرض کیا باباجان اگر وہاں ملاقات نہ ہوئی تو؟

حضورؐ نے فرمایا ! پھر حوض پر ملاقات ہوگی۔ حوض پر ایک ہزار غلمان سفید موتیوں کی طرح ایک ہزار کاسے لیے پھر رہے ہوں گے۔ اگر کوئی ایک گھونٹ پانی اس حوض کا نوش کرلے تو پھر اسکو کبھی پیاس نہیں ہوگی۔ یہ جملہ آخری جملہ تھا کہ جو حضرت رسالت مآبؐ کی زبان سے جاری ہوا اور حضورؐ رحلت فرماگئے۔ ؎[1]

دوزخ کا خوف !

حضرت فاطمہ زہراؑ نے دریافت کیا باباجان آپؐ کیوں اور کس لیے گریہ کر رہے ہیں ؟

حضور سرور دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا !

۱؎ کشف الغمہ ج ۱ ص ۴۹۷

نورِ نظر حضرت جبرئیلؑ قرآن مجید کی یہ دو آیتیں لیکر آئے ہیں!

وَاِنَّ جھنم لموعدھم اجمعین لھا سبعة

ابواب لکل باب منھم جزء مقسوم ؎۱

بیشک ان سب کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اسکے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے سے انکا ایک حصہ دوزخ میں جائے گا۔

حضرت فاطمہ زہراؑ یہ سنکر زمین پر گر گئیں اور فرما رہی تھیں۔ دوزخ میں جانے والوں پر وائے ہو۔ اور وائے ہو۔ ؎۲

حضرت فاطمہ زہراؑ اور عمر خطاب

حضرت فاطمہ زہراؑ کے قبضہ سے باغ فدک اور دوسرے سات باغات حکومت نے چھین لیے اور حضرت فاطمہ زہراؑ کے کارندوں کو باغات سے باہر نکال دیا گیا۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے مسجد نبویؐ میں آکر خطاب فرمایا!

اے لوگو! کیا تم نے سنا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا! انّ ابنتی فاطمة سیدة نساء اھل الجنة ،، میری بیٹی فاطمہ جنت میں جانے والی عورتوں کی سیدہ اور سردار ہیں؟

تمام اصحاب نے کہا! ہم اقرار کرتے ہیں۔ ہم نے حضرت رسالت مآبؐ کی زبان اقدس سے یہ حدیث سنی ہے۔ اس کے بعد حضرت فاطمہ زہراؑ نے

؎۱ الحجر ۴۳-۴۴

؎۲ بحار ج ۸ ص ۳۰۳

فرمایا: اب یہ بتاؤ کہ سیدہ نساء اہل جنت کسی باطل چیز کا دعویٰ کرے گی اور وہ چیز اس کا حق نہیں ہے۔ اس کا وہ مطالبہ کرے گی؟

اب تم کیا کرو گے کہ جب دو آدمی آکر تمہاری عدالت میں گواہی دیں کہ فاطمہؑ نے معاذ اللہ چوری کی ہے؟ کیا تم میرے خلاف انکی گواہی کو قبول کرلو گے؟ ابوبکر یہ سنکر خاموش رہے اور کچھ نہ بولے اور ان کے وزیر اعظم عمر نے کہا ہاں ہم گواہی کو قبول کریں گے اور حد جاری کریں گے۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا! تو جھوٹ کہتا ہے اور دل کی بھڑاس نکالتا ہے۔ تو ہرگز ایسا نہیں کرسکتا۔ ہاں پہلے اس بات کا اعلان کرے گا کہ میں حضرت محمدؐ کے دین پر نہیں ہوں۔ جو شخص سیدہ نساء عالمین کے خلاف گواہی کو قبول کریگا اور ان پر حد جاری کریگا وہ ملعون ہے اور حضرت محمدؐ پر جو نازل ہوا ہے وہ اسکا کافر ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنھیں رجس اور پلیدی سے دور رکھا ہے اور ان کی طہارت کا قرآن میں اعلان کیا ہے۔ ان کے خلاف کسی طرح کی گواہی قبول کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ معصوم ہیں۔ ہر عیب سے پاک ہیں۔ ہر نقص سے پاک ہیں۔

اے عمر! اب تو مجھکو بتا کہ جو حضرات اس آیت کے مصداق ہیں۔ ان کے بارے میں اگر تمام عرب جمع ہو جائیں اور آیت تطہیر،، کے مصداق حضرات کے خلاف گواہی دیں یا ان میں سے کسی ایک فرد کے خلاف وہ یہ کہیں کہ معاذ اللہ اس نے شرک یا کفر یا کوئی گناہ کیا ہے۔ کیا مسلمان ان حضرات سے برائت اور بیزاری چاہیں گے اور ان پر حد جاری کریں گے۔؟

عمر نے کہا! ہاں۔ ہم حد جاری کریں گے۔ اور اس بارے میں تمام لوگ مساوی ہیں!

حضرت فاطمہ زہرا س نے فرمایا! تو جھوٹا اور کافر ہے۔ اس بارے میں آیت تطہیر کے مصداق حضرات اور تمام لوگ یکساں اور برابر نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معصوم خلق کیا ہے اور انکی عصمت کو نازل فرمایا اور ان کی طہارت کا اعلان کیا ہے۔ اور اللہ نے ان سے ہر قسم کے رجس نجاست۔ پلیدی اور گناہوں کو دور رکھا ہے۔ اور جو آدمی ان کے خلاف گواہی کو قبول کرے گا۔ وہ اللہ کی تکذیب کا پہلے مرتکب ہو چکا ہوگا۔ اور اللہ کے رسول ص کو جھٹلا چکا ہے۔[۱]

شیخ صدوق (رہ) اپنی کتاب "من لا یحضرہ الفقیہ" میں بیان کرتے ہیں۔ حضرت فاطمہ زہرا س سے جو احادیث بیان کی گئی ہیں۔ وہ محمد بن موسیٰ بن المتوکل کے وسیلہ سے علی بن الحسین سعد آبادی نے احمد بن محمد بن خالد البرقی نے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد سے بیان کی ہیں۔ اور انہوں نے اسماعیل بن مہران سے اور انہوں نے احمد بن محمد الخزاعی سے۔ انہوں نے محمد بن جابر سے۔ انہوں نے عبّاد العامری سے۔ انہوں نے زینب بنت امیر المومنین علیہما السلام سے اور انہوں نے حضرت فاطمہ بنت محمد رسول اللہ ص سے بیان کی ہیں۔

---

[۱] بحار طبع کمپانی ج ۸ ص ۲۲۴ ـ اس بات سے معلوم ہوا کہ عمر کو قرآن مجید سے کسی طرح کا لگاؤ نہیں تھا۔

فصل ۲۰

حضرت فاطمہ زہرا س

کے

اشعار

أشبه اباك ياحسن … واخلع عن الحق الرسن

واعبد الهاً ذا امنن … ولاتنو الى ذا الاحسن

ابى وا ابتاه … اجاب ربًّا دعاه

جنة الفردوس ماواه … من ربّه ما ادناه

الى جبريئل نعاه

اغبرّ آفاق السماء وكوّرت … شمس النهار واظلم العصران

فالأرض من بعد النبى كئيبة … اسفاً عليه كثيرة الرجفان

فليبكه شرق البلاد وغربها … ولتبكه مضر وكلّ يمان

ياخاتم الرسل المبارك ضوؤه … صلّى عليك منزل القرآن

ماذا على من شمّ تربة احمد … ان لايشمّ مدى الزمان غواليا

صبّت علىّ مصائب لو انّها … صبّت على الايّام عدن لياليا

نفسى على زفراتها محبوسة … ياليتها خرجت مع الزفرات

لاخير بعدك فى الحياة وانّما … ابكى مخافة ان تطول حياتى

قل للمغيب تحت اطباق الثرى … ان كنت تسمع صرختى وندائيا

صبّت علىّ مصائب لو انّها … صبت على الايّام صرن لياليا

قد كنت ذات حمىً بظلّ محمد … لااختشى ضيماً وكان جماليا

فاليوم اخشع للذليل واتّقى … ضيمى وادفع ظالمى بردائيا

فاذا بكت قمريّة فى ليلها … شجناً على غصن بكيت صباحيا

فلاجعلن الحزن بعدك مونسي … ولاجعلنّ الدمع فيك وشاحيا

ماذا على من شمّ تربة احمد … ان لايشمّ مدى الزمان غواليا

اذا مات يوماً ميّت قلّ ذكره … وذكر ابى مذ مات والله ازيد

تذكّرت لمّا فرّق الموت بيننا … فعزّيت نفسى بالنبيّ محمد

فقلت لها: انّ الممات سبيلنا … ومن لم يمت فى يومه مات فى غدٍ

اذا اشتدّ شوقى زرت قبرك باكيا … انوح واشكو لااراك مجاوبى

فياساكن الغبراء علّمتنى البكاء … وذكرك انسانى جميع المصائب

فان كنت عنّى فى التراب مغيّبا … فماكنت عن قلبى الحزين بغائب

قد كان بعدك انباء وهنبثة … لوكنت شاهدها لم يكثر الخطب

انّا فقدناك فقد الارض وابلها … واختلّ قومك فاشهدهم ولاتغب

وقد رزئنا به محضاً خليقته … صافى الضرائب والاعراق والنسب

وكنت بدراً ونوراً يستضاء به … عليك تنزل من ذى العزّة الكتب

وكان جبرئيل روح القدس زائرنا … فغاب عنّا وكلّ الخير محتجب

فليت قبلك كان الموت صادفنا … لمّا مضيت وحالت دونك الحجب

انا رزئنا بما لم يرز ذو شجن … من البريّة لاعجم ولاعرب

ضاقت علىّ بلاد بعد مارحبت … وسيم سبطاك خسفاً فيه لى نصب

فانت والله خير الخلق كلّهم … واصدق الناس حيث الصدق والكذب

فسوف نبكيك ما عشنا وما بقيت … منّا العيون بتهمال لها سكب

●●

فصل ۲۱

حضرت علی علیہ کی نصرت
اور
امامت
سے
دفاع
میں
حضرت فاطمہ زہراؑ
کے
بیانات!

فتح مکہ

فتح مکہ کے روز حضرت فاطمہ زہراؑ اپنے باباجان اور شوہر نامدار کے ساتھ مکہ گئی تھیں حضرت رسولِ خداؐ کے لیے ایک بلندی پر خیمہ نصب کیا گیا تھا۔ حضرت علیؑ اپنی بہن ام ہانی کے گھر کی طرف گئے۔ یہ خبر گرم تھی کہ ام ہانی نے اپنے شوہر کے عزیز و اقارب کو پناہ دی ہے کہ جو قبیلہ بنی مخزوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت علی آہنی سرپوشش لگائے تھے اور ام ہانی اپنے بھائی کو نہ پہچان سکیں۔ ام ہانی نے کہا اے بندۂ خدا واپس چلا جا میں ام ہانی ہوں۔ حضرت رسولِ خداؐ کی چچا زاد اور علی کی بہن ہوں۔ اسلئے فوراً میرے گھر سے واپس ہو جاؤ۔ حضرت علی نے کہا تمہارے گھر میں جو لوگ چھپے ہیں۔ انھیں باہر بھیج دیجئے۔ ام ہانی نے کہا: خدا کی قسم میں حضرت رسولؐ سے تمہاری شکایت کرونگی۔ حضرت علیؑ نے آہنی سرپوشش ہٹایا اور ام ہانی نے بھائی کو پہچانا۔ عرض کیا اے بھائی یہ بہن تم پر قربان ہو جائے۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ حضرت رسول خداؐ سے تمہاری شکایت کرونگی۔ حضرت علی نے فرمایا:

جاؤ شکایت کرو اور اپنی قسم کو پورا کرو۔ ام ہانی حضرت رسولِ خداؐ کی خدمت میں آئیں اور بھائی کی شکایت کر کے اپنی قسم کو پورا کیا۔

رسولِ خداؐ نے فرمایا! تم نے اپنی قسم پر عمل کر دیا۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے اپنے شوہر کی نصرت اور حمایت میں فرمایا!
اے ام ہانی تم علی کی شکایت لے کر رسولِ خداؐ کی خدمت میں آئی ہو کہ

انہوں نے خدا اور رسولؐ کے دشمنوں کو خوفزدہ کر دیا ہے [1]

حضرت رسولِ خداؐ کی رحلت کے بعد جب ابوبکر خلیفہ بن بیٹھے تو حضرت علیؑ شب کی تاریکی میں حضرت فاطمہ زہراؑ کے ساتھ انصار کی مجلس میں پہونچے۔ اور ان سے نصرت اور مدد کا سوال کیا۔ انصار نے جواب دیا۔

اے بنتِ رسولِ خداؐ اب تو ہم ابوبکر کی بیعت کر چکے۔ ہاں اگر تمہارے شوہر ہماری ابوبکر کی بیعت سے پہلے آجاتے تو ہم انکی بات کو ہرگز نہیں ٹالتے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا! اور حضرت رسولِ خداؐ کو بغیر دفن کیے اسی طرح ان کے گھر میں چھوڑ دیتا۔ اور آنحضرتؐ کو سپردِ زمین نہ کرتا۔ اور حکومت حاصل کرنے کے لیے لوگوں سے جھگڑا کرنے لگتا۔؟

حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا!

ابوالحسنؑ کو جو کرنا چاہئے تھا وہی کیا ہے اللہ نے جو ہم سے چاہا ہے ہم وہی کرتے ہیں اور وہی کرتے رہیں گے۔ اور وہی ہمارا حامی اور مددگار ہے۔ [2]

حضرت امام محمد باقرؑ اور جعفر صادقؑ نے بیان فرمایا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے عمر بن خطاب سے فرمایا!

اے خطاب کے بیٹے۔ خدا کی قسم میں اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ کسی بے گناہ پر کوئی بلا آجائے۔

---

[1] اعیان الشیعہ ج ۱ ص ۳۱۰ طبع بیروت

[2] امامت والسیاست ص ۱۲ طبع قاہرہ

اور تو بھی اچھی طرح جانتا ہے میں خدا کو قسم دے کر کسی چیز کے لیے کہوں تو میرے اشارہ ہی پر قدرت خدا اپنا کرشمہ دکھا دے۔ میں اگر اپنے لبوں کو جنبش دے دوں تو عرش الٰہی لبیک کہے گا [1] اور فوراً میری دعا قبول ہوگی۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔ جب حضرت فاطمہؑ کی رحلت کی گھڑی آئی تو آنحضرت نے گریہ کیا۔ حضرت امیر المومنینؑ نے دریافت کیا اے میری سیدہ آپ کیوں رو رہی ہو؟ تو فرمایا! مجھکو آپ پر ڈھائے جانے والے ستم یاد آرہے ہیں۔ میرے بعد تم پر کیا کیا مظالم ڈھائے جائیں گے بس انھیں کو یاد کر کے میں رو رہی ہوں۔

حضرت علی نے کہا: بی بی ان مصائب پر گریہ مت کرو۔ خدا کی قسم راہِ خدا میں اور اللہ کی ذات میں۔ وہ میرے نزدیک کچھ بھی نہیں ہیں پھر حضرت فاطمہ زہراؑ نے وصیت کی کہ دونوں شیخ ابوبکر اور عمر انکی نمازِ جنازہ اور تشییع میں شریک نہ ہوں۔ [2]

حضرت ام سلمیٰؓ حضرت فاطمہ زہراؑ کے گھر آئیں اور مزاج پرسی کی حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا! دن نکلتا ہے تو درد و بے چینی میں گزرتا ہے اور رات ہوتی ہے تو بھی سکون نہیں ہوتا۔

حضرت پیغمبرؐ رخصت ہوئے تو ان کے وصی پر ستم سوا ہوئے ان کے حق کو غصب کیا گیا۔ جو لوگ حضرت پیغمبرؐ کی حیات میں وصی پیغمبرؐ

---

[1] الکافی ج ۱ ص ۴۶۰ باب مولد الزہراء (ع)

[2] بحار ج ۴۳ ص ۲۱۸ — ۱۵۶

کے ہمدم اور اصحاب تھے۔ انھوں نے ہی دوستی کے پیوند کو پارہ پارہ کر ڈالا۔[1]

جن لوگوں نے حضرت علیؑ کی امامت کا کلمہ پڑھا تھا اب وہی خود امام بن بیٹھے۔

جو مصائب مسلمانوں کے ہاتھوں سے سید الانبیاءؐ کی چہیتی بیٹی نے اٹھائے ہیں۔ انھیں قلم بیان کرنے سے عاجز ہے۔

جس گھر میں فرشتہ موت بھی بغیر اذن داخل نہ ہو اور سید البشر ہمیشہ سلام پڑھا کرتے ہوں۔ اس دروازہ کو عمر اور ان کے ساتھیوں نے آگ لگادی۔ اور سیدہ کے گھر میں بغیر اذن در آئے۔ اور سیدہ نساء عالمین کو زدوکوب کیا۔ تازیانے مارے۔ دو پسلیاں توڑ دی گیئں اور شکم مبارک میں محسن کو شہید کر دیا گیا۔ وہ بیٹی رسولؐ کی رسولؐ کا پیراہن اپنے سر پر رکھکر فریاد کرتی ہے۔ دونوں فرزندوں کے ہاتھوں کو تھامے ہیں اور کہتی ہیں۔ اے ابوبکر میرے لیے کیا ہے اور تیرے لیے کیا ہے؟

یا اچھی طرح سمجھ لے اگر روا ہوتا تو سر کے بالوں کو کھولکر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں فریاد کرتی۔ اور تجھ کو میں اپنا اقتدار دکھا دیتی۔[2]

پھر بھی وہ حضرت علیؑ کی نصرت میں جفا کار ٹولے کے سامنے کھڑی ہوگیئں اور فرمایا خدا کی قسم میں اپنے ابن عم پر ظلم نہ ہونے دونگی۔ عمر نے خلیفہ کے غلام قنفذ بن عمران کو حکم دیا کہ انکے کمر پر جتنے بھی ممکن ہوں کوڑے

---

[1] بحار ج ۴۳ ص ۲۱۸—۱۵۶

[2] علم الیقین ج ۲ ص ۶۸۷

لگا۔ اور شکم میں جو بچہ ہے اس پر بھی اپنے کوڑے لگا۔[1]

حضرت فاطمہؑ نے ابوبکر سے خطاب کرکے فرمایا! اب میں ہر نماز کے بعد تیرے حق میں بد دعا کرونگی۔[2]

اور کہا! اے ابوبکر اگر تو نے حضرت علی کو رہا نہیں کیا تو اچھی طرح سمجھ لے۔ اب میں سر کے بالوں کو پریشان کرونگی اپنا گریبان چاک کرکے اپنے بابا جانؐ کی قبر پر فریاد کرونگی اور اپنے پروردگار سے تیرے حق میں بد عا کرونگی۔

دیکھو ابوالحسن کو رہا کردو۔ ورنہ اچھی طرح سمجھ لینا۔ اس ذات اقدس کی قسم کے ساتھ کہتی ہوں کہ جس نے میرے بابا جانؐ کو بر حق مبعوث کیا ہے۔ اگر تم نے میرے ابن عمؑ کو نہیں چھوڑا۔ تو میں سر کے بالوں کو پریشان کرونگی اور رسول خداؐ کا پیراہن اسر پر رکھ کر اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں فریاد کرونگی اور یہ سمجھ لینا کہ میرے فرزند سے بڑھکر حضرت صالح پیغمبر کا ناقہ اللہ کی بارگاہ میں محترم نہیں ہے۔[3]

میں اس قوم کی ذمہ دار نہیں ہوں کہ جو برائیوں اور گمراہی میں مبتلا ہو چکی ہے۔ تم لوگوں کی پستی کی کیا حد ہو گی۔ حضرت رسول خداؐ کے جنازہ کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور حکومت کو آپس میں باپ کی میراث سمجھ کر بانٹ لیا۔ لیکن تم امر الٰہی کو ہم سے جدا نہیں کر سکتے اور حق کو ہم سے الگ نہیں کر سکتے۔

---

[1] امامت وسیاست: ج ۱ ص ۱۴

[2] امامت وسیاست: ج ۱ ص ۱۴

[3] بیت الاحزان: ص ۸۷

میں خدا کو شاہد و ناظر قرار دیکر اعلان کرتی ہوں کہ میں تم لوگوں سے ناراض اور غضبناک ہوں۔ اور جب حضرت رسول خداؐ سے ملاقات کرونگی تو تمہاری شکایت کروں گی۔ [1]

تم یہ آگ یہ لکڑیاں اسلیئے لائے ہو کہ ہم کو ہمارے ہی گھر میں جلا کر مار ڈالو۔ اپنے دروازہ پر ایستادہ خاتون جنت نے ایک مرتبہ فریاد کی یا اللہ میرے بابا جانؐ کے واسطے سے ہماری مدد اور نصرت فرما!

عمر نے قنفذ کے ہاتھ سے دُرّہ لیا اور اس زور سے سیدہ نساء عالمینؑ کے پہلو پر مارا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ زمین پر گر گئیں۔ اور دروازہ کو دھکا مار کر ان کے اوپر گرا دیا۔ اور شکم مبارک میں محسن کو شہید کر دیا گیا [2]

اس طرح سے حضرت فاطمہ زہراؑ شہید کر دی گئیں۔ اور انھوں نے حضرت علیؑ کو وصیت فرمائی۔ کہ ابو بکر اور عمر اور ان کے ٹولے کے لوگ میری تشییع جنازہ اور نماز میں شریک نہ ہوں [3]

حضرت فاطمہ زہراؑ رحلت کر گئیں اور آخر وقت تک ابو بکر اور عمر سے بات نہیں کی اور انھیں ہمیشہ بد عائیں دیتی رہیں [4]

اور جب وہ معافی کی درخواست لے کر حضرت فاطمہ زہراؑ کے گھر آئے اور سلام کیا تو حضرت فاطمہؑ نے انکے سلام کا جواب تک نہیں دیا [5]

---

[1] بیت الاحزان ص ۹۷ [2] بیت الاحزان ص ۱۴۹

[3] صحیح البخاری ج ۵ ص ۱۷۷

[4][5] امامت و سیاست ج ۱ ص ۱۴